



نماز غیر مقلدیت پر ۵۷۲ سوالات کا حسین مجموعہ

غیر مقلدین کی غیر مستند نماز

از افادات
حاضر الاسلام، جامعہ سنت، جامعہ غیر مقلدیت
حضرت مولانا محمد امین صفدر

مکتبہ شیخ الاسلام
کوسہ نمبر اضلع تھانہ
۹۳۲۲۲۱۰۴۶

Deoband Defender

Presentative By Tahafuz-E-Sunnat
Moradabad

Shoaib Ikram Hayati Hanfi, Moradabadi

غیر مقلدین
کی
غیر مستند نماز

مؤلف

مناظر اسلام محمد امین صفدر اوکاڑوی
حضرت مولانا

باہتمام

ظفر احمد نعمانی

ناشر

مکتبہ سنیخ الاسلام ممبئی (مہاراشٹر)

کتابت کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:----- غیر مقلدین کی غیر مستند نماز

مؤلف:----- حضرت مولانا محمد امین صاحبؒ

تعداد اشاعت:----- ۱۱۰۰

ناشر:----- مکتبہ شیخ الاسلام کوسہ ممبر اضلع تھانہ

09808452070/9322471046

{ملنے کا پتہ}

فردوس کتاب گھر نزد شالیمار ہوٹل ممبئی 09892184258

المدینہ اسلامک بک شاپ محلہ شیخ صاحب چنکی پورہ سو پور ضلع بارہ مولہ کشمیر

09634724507/09796986886

حبیبیہ صوت الاسلام سری نگر کشمیر 09596585490

مکتبہ عبداللہ بن مسعود عرفات مارکیٹ مقابل کے سی واچ اولڈ کے ایم ڈی اڈہ اسلام آباد کشمیر

فون نمبرات: 9858741547، 9797701048

مکتبہ صدائے حق نزدیک رحمت دیدی مسجد لال چوک اسلام آباد کشمیر

فون نمبرات: 9858741547، 9797701048

مکتبہ ابن کثیر ممبئی: 022-23003800 مکتبہ الحجاز کشمیر: 9906841230

گلزار بک ڈپو کشمیر: 9697956971۔۔۔ اقراء بک شاپ کشمیر: 9906813100

مکتبہ سمنانیہ کشمیر: 9906793959۔۔۔ ریشی کیپ ہاؤس کشمیر: 9906289483

دیوبند میں کتب خانہ نعیمیہ، رحیمیہ، عکاظ، صوت القرآن، دارالاشاعت اور البدر

میں بھی ہماری مطبوعات دستیاب ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اسلام میں ایمان کے بعد سب سے بڑا مقام اور درجہ نماز کا ہے۔ تمام مسلمان فرقے نماز پڑھتے ہیں اور سب فرقوں نے اپنے طریقہ نماز پر نہایت مفصل کتابیں لکھی ہیں جو اس فرقہ میں مسلم ہیں۔ ان کے مدارس میں داخل نصاب ہیں۔

مگر ایک غیر مقلدین کا فرقہ ایسا ہے جن کی ایسی کوئی مستند مسلم داخل نصاب کتاب ہو۔ نہیں ہے۔
(۲) چونکہ ہمارے ملک کی قومی زبان اردو ہے۔ اس لئے ہر فرقہ نے اردو میں بھی اپنی کتابیں لکھیں تاکہ اردو دانوں کو نماز کا طریقہ اور تفصیل سکھائی جائے۔ جن میں سے اہل السنۃ والجماعۃ کے مدارس میں تعلیم الاسلام، بہشتی زیور، نصابی حیثیت کی کتابیں ہیں۔

غیر مقلدین کا عربی زبان سے کوئی مذہبی رشتہ نہیں ہے:

(۳) احناف کی عربی کتب فقہ عرب و عجم کے اسلامی مدارس میں داخل نصاب ہیں۔ جن کا انکار دوپہر کے سورج کا انکار ہے، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ احناف کی جڑیں عرب اور شاخیں سب پر سایہ فلگن ہیں عرب و عجم کا سواد اعظم اس شجرہ طیبہ کے زیر سایہ اسلامی زندگی گزار رہا ہے۔

غیر مقلدین کے مذہب کا کوئی مسلم متن عربی زبان میں نہیں ہے جو کسی عربی مدرسے میں داخل نصاب ہو، ان کے مسائل کی کتابیں عموماً اردو میں ہیں جس سے واضح ہے کہ عرب سے ان کا کوئی مذہبی رشتہ نہیں ہے یہ سراپا ایک ہندوستانی فرقہ ہے جو اسی ملک میں پیدا ہوا۔ یہیں پلا اور بس۔

(۴) پاک و ہند میں بھی دور و کثور یہ سے قبل اس فرقہ کی نہ کوئی مسجد تھی نہ مدرسہ نہ کوئی کتاب، نہ قبر نہ کوئی اخبار، نہ رسالہ، نہ اشتہار، معلوم ہوا کہ اسکی پیدائش ہی غیر مسلم حکومت ہی کی مرہون منت ہے۔

(۵) اس نومولود فرقے نے سواد اعظم کی نماز کے بارہ میں عوام کے دلوں میں وسوسے پیدا کرنے شروع کئے ہیں اور اپنی نماز کو یہ خالص نبوی نماز کہتے ہیں، اور ان کا دعویٰ ہے کہ خدا اور رسول کی براہ راست بات کے سوا کوئی دین میں قابل قبول نہیں اس لئے ضرورت ہے کہ یہ جھگڑا ختم ہو اور اردو دان حضرات کے سامنے اردو نصابی اور عام پڑھنے والی عملی نماز کا تقابل ہو جائے۔

غیر مقلدین اپنی نماز کی شرائط قرآن و حدیث سے ثابت کر کے دکھلائیں:

(۱) الفقہ علی مذاہب اربعہ میں چاروں آئمہ سب سے پہلے نماز کی مکمل شرائط عام فہم ترتیب سے یکجا بیان کرتے ہیں، ہماری نماز کی سات شرائط تعلیم الاسلام ص ۴۴ پر موجود ہیں، ہر اردو دان خود پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین اپنی نماز کی شرائط سب اردو دانوں کے سامنے رکھ دیں۔ اگر وہ اپنی نماز کی شرائط قرآن و حدیث سے نہ دکھاسکیں گے اور ہرگز ہرگز نہ دکھاسکیں گے تو؟

(۲) سب کو معلوم ہے کہ صحاح ستہ والے فقہ کے چاروں اماموں کے بعد ہوئے ہیں۔ ان کا فرض تھا کہ ان غلط شرائط کو حدیث سے رد کرتے، تو اب غیر مقلدین کا فرض ہے کہ صحاح ستہ سے وہ حدیث دکھائیں جس کی بنا پر تمام صحاح ستہ والوں نے ان شرائط کو باطل قرار دیا ہو، اور شرائط نماز لکھنے والوں کو بے دین کہا ہو۔

غیر مقلدین اپنی نماز کے ارکان مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں:

(۳) سب ائمہ فقہ نے پھر نماز کے ارکان بیان فرمائے ہیں۔ ہم رکن کی تعریف اس کے ثبوت کا طریق، اس کے تارک کا حکم، اور تعداد ارکان اپنی مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام، ص ۱۲۳، ج ۳)

(۴) غیر مقلدین (۱) یہ سب باتیں اپنی مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں گے۔

(ب) پھر ہماری تعریف، حکم و ارکان کے غلط ہونے کو حدیث صحیح صریح، غیر معارض سے ثابت کریں گے اور اپنی تعریف حکم، ارکان، ایک حدیث سے دکھائیں گے۔ یا ارکان ماننے والوں کا مشرک و بدعتی

ہونا دکھائیں گے۔ اور لکھ کر دیں گے کہ کسی فرض کو ماننا خواہ وہ شرط ہو یا رکن ہو اور اس پر عمل کرنا بے دینی ہے۔ اور جن احادیث میں فرائض کے حساب وغیرہ کا ذکر ہے ہم ان سب کے منکر ہیں۔

(۵) اس کے بعد احناف واجب کی تعریف اس کا طریق ثبوت، اس کے تارک کا حکم اور واجبات

کی تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۲۸-۱۲۹، ج ۳)

(۶) پھر غیر مقلدین ان چاروں کی تردید حدیث سے کریں گے۔ اور قرآن و حدیث سے یہ چاروں

چیزیں صحیح ثابت کریں گے یا ان کے قائلین کا بے دین ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے۔

(۷) پھر احناف سنت مؤکدہ کی تعریف، طریق ثبوت، تارک کا حکم اور تعداد سنن اپنی نصابی کتب

سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۳۰، ج ۳)

(۸) ازاں بعد احناف نماز کے مستحبات، تعریف، طریق ثبوت، فاعل و تارک کا حکم، اور تعداد اپنی

نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۳۰، ج ۳)

(۹) پھر غیر مقلدین ہماری مستحب کی تعریف، طریق ثبوت، فاعل و تارک کے حکم اور تعداد کو قرآن

و حدیث سے غلط ثابت کریں گے اور مستحب کی صحیح تعریف، طریق ثبوت، اس کے فاعل و تارک کا حکم

اور تعداد قرآن و حدیث اور اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔

(۱۰) نماز کو مفسدات سے بچانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے احناف نماز کے مفسد کی تعریف، حکم اور

تعداد اپنی نصابی مسلمہ کتاب سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۶۷، ج ۳)

(۱۱) پھر غیر مقلدین اس تعریف، حکم اور تعداد کا غلط ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے اور

مفسد کی صحیح تعریف، حکم اور تعداد قرآن و حدیث سے اور اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھائیں گے۔

(۱۲) پھر احناف مکروہات نماز، مکروہ کی تعریف، طریق ثبوت، حکم اور تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتاب

سے دکھائیں گے۔ (تعلیم الاسلام ص ۱۶۹، ۱۷۰، ج ۳)

(۱۳) پھر غیر مقلدین ہماری اس تعریف، طریق ثبوت، حکم اور تمام مکروہات کو قرآن و حدیث سے

غلط ثابت کریں گے۔ اور مکروہات کی صحیح طریق ثبوت، صحیح حکم اور صحیح تعداد اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے دکھا کر پھر قرآن و حدیث سے دکھائیں گے۔

غیر مقلدین کی نماز قرآن و حدیث سے ثابت نہیں:

(۱۴) دوران بحث قرآن و حدیث کی پابندی کرے گا۔ کوئی ایسا نام استعمال نہ کرے گا جو قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو۔ اصول فقہ، اصول حدیث، اصول تفسیر، اسماء الرجال، اصول جرح و تعدیل وہی پیش کرے گا جنہیں اہل فن نے صرف قرآن کی آیات و احادیث سے لکھا ہو۔

(۱۵) اگر غیر مقلد مناظر اپنی نماز کے شرائط، ارکان، سنن، مستحبات، مکروہات، مفسدات اور احکام اپنی مسلمہ نصابی کتاب اور صرف قرآن و حدیث سے ثابت کرنے سے عاجز رہا تو اسے لکھ کر دینا ہوگا کہ میں اپنی نماز کی تفصیل اپنی مسلمہ نصابی کتاب اور قرآن و حدیث سے ثابت کرنے سے عاجز رہا ہوں۔ اور اپنے دعویٰ عمل بالقرآن والحدیث میں بالکل جھوٹا ثابت ہو گیا ہوں۔ اسی طرح احناف کی نماز کی شرائط، ارکان، سنن، مستحبات، مکروہات، مفسدات، ان کی تعریفات و احکام کو خلاف قرآن و حدیث ثابت کرنے سے عاجز رہا ہوں اور اس دعویٰ میں بالکل جھوٹا ثابت ہوا ہوں کہ حنفی نماز قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ جب اپنی مسلمہ نصابی کتاب سے اپنی نماز کی تفصیل بتانے سے غیر مقلدین عاجز رہیں تو ان کی عملی نماز پر بات شروع ہوگی۔ وہ ہر جواب حدیث صحیح، صریح، غیر معارض سے دیں گے۔

غیر مقلدین قرآن و حدیث سے جواب دیں:

(۱) نیت کے وقت دل میں، وقت، نماز، سنت، فرض وغیرہ کن کن امور کا ارادہ کرنا چاہئے۔
(۲) آیت قرآن، وقولہ تعالیٰ و ذکر اسم ربہ فصلی، کا تعلق نماز سے ہے۔ اور آیت ”ربک فکبر“ کا تعلق بھی نماز سے ہے یا نہیں۔

(۳) ان دونوں آیات کے مطابق کوئی اللہ اکبر کے علاوہ اللہ اجل، اللہ اعظم کہہ لے تو آیات کے موافق ہے یا مخالف۔

(۴) لفظ اللہ اکبر فرض ہے یا واجب یا سنت۔ یہ حکم صریح حدیث میں دکھلائیں۔

(۵) تکبیر تحریمہ، منفرد اور مقتدی ہمیشہ آہستہ آواز سے کہتے ہیں یہ کس حدیث میں ہے۔

(۶) تکبیر تحریمہ امام ہمیشہ بلند آواز سے کہتا ہے اس کی حدیث بتائیں۔

(۷) تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین احادیث سے ثابت ہے، مگر اس کا یہ حکم کہ یہ سنت مؤکدہ ہے

یہ بھی حدیث سے ثابت ہے یا اجماع سے۔

(۸) ہاتھوں میں ہتھیلیاں قبلہ رخ رکھنے کی حدیث عمیر بن عمران کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن آپ

کا عمل اسی پر ہے۔ (مجمع الزوائد، ص ۱۰۲، ج ۲)

(۹) انگلیاں کھلی اور کشادہ رکھیں (ترمذی) یہ حدیث باطل ہے (آپ کا عمل اسی پر ہے)۔

(کتاب العلل ابن ابی حاتم، ص ۱۰۲، ج ۱)

(۱۰) مرد کندھوں تک، عورت سینے تک ہاتھ اٹھائے (طبرانی) اس پر آپ کا عمل کیوں نہیں، محض

قیاس پر عمل ہے۔

(۱۱) حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث کہ آنحضرت ﷺ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے

تھے۔ مسلم، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد، ابوداؤد طیالسی اور ابن حبان میں ہے، ان سات کتابوں

میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کا لفظ اس حدیث میں نہیں ہے۔ صرف ابن خزیمہ میں ہے، جس کا راوی مؤمل

ن اسماعیل ضعیف ہے، اسی منکر و مردود روایت پر آپ کا عمل ہے۔

(۱۲) فتاویٰ ثنائیہ، (ص ۵۳۴، ج ۱) اور فتاویٰ علماء حدیث (ص ۹۵، ج ۳) پر آیت قرآنی

”فصل لربک وانحر۔“ سے نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے پر دلیل لی ہے جب کہ صحیح احادیث اور

امت کا اجماع ہے کہ ”وانحر“ سے قربانی مراد ہے۔ احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف قرآن کے

غلط معنی کرنا گناہ ہے یا ثواب؟

(۱۳) اگر کہو کہ ہم دونوں معنی لیتے ہیں، قربانی کرنا بھی، اور سینے پر ہاتھ باندھنا بھی تو قربانی آپ

نماز کے بعد کرتے ہیں؟ بلکہ گھر جا کر کرتے ہیں۔ اس لئے ہاتھ بھی گھر ہی جا کر باندھا کریں۔

(۱۴) فتاویٰ ثنائیہ (ص ۴۴۳، ج ۱) اور فتاویٰ علماء حدیث (ص ۹۱، ج ۳) پر لکھا ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے کی روایات بخاری، مسلم میں ہیں، حالانکہ بخاری و مسلم میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔

(۱۵) مولانا نور حسین گر جاکھی نے لکھا ہے کہ حضرت وائل کی رفع یدین والی حدیث میں۔ مسلم، ابن ماجہ، دارقطنی، دارمی، ابوداؤد، جزء بخاری، مسند احمد، مشکوٰۃ میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا لفظ ہے۔ (اثبات رفع الیدین ص ۱۹) حالانکہ ان میں سے کسی ایک کتاب میں بھی یہ لفظ نہیں ہے۔

(۱۶) مولوی محمد یوسف جے پوری غیر مقلد حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۳ پر لکھتے ہیں کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین (صحیح ہے) ہدایہ ص ۵/۳، شرح الوقایہ ص ۹۳، یہ محض جھوٹ ہے۔

(۱۷) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی احادیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہیں، ہدایہ ص ۵۰، ج ۱ یہ بھی بالکل جھوٹ ہے نمبر ۱۶ و نمبر ۱۷ کی ہدایہ اور شرح الوقایہ کے متن کی اصل عربی عبارات تحریر کریں۔

حضرات دیکھئے۔ اہل حدیث کہلانے والے ذمہ دار علماء کس بے کاکی سے قرآن و حدیث اور فقہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

(۱۸) فتاویٰ ثنائیہ ص ۴۴۴، ج ۱، پر ابن خزیمہ کی حدیث ضعیف اتار کر صحیح مسلم کی ایک سند جوڑ دی ہے جو بہت بڑا دھوکہ ہے۔

(۱۹) سب انبیاء کا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسند زید اور محلی ابن حزم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ذکر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا (مصنف ابن ابی شیبہ، مطبوعہ کراچی ص ۳۹۰، ج ۱) اس کا سنت ہونا مسند احمد میں مذکور ہے مگر صرف احناف کی ضد سے ان غیر مقلدین احادیث پر عمل نہیں کرتے۔

(۲۰) علماء کرام کا اجماع و اتفاق ہے کہ عوتیں نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھیں (السعایہ ج ۱۵۶، ج ۲)

ثناء پر بحث:

(۲۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند آواز سے ثناء پڑھنا، امام بن کر (نسائی مترجم ۳۵۶، ج ۱) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا امام بن کر جہر پڑھنا، مسلم اردو ص ۳ ص ۲ پر ہے۔ غیر مقلدین کس حدیث کی بناء پر ان پر عمل نہیں کرتے۔

(۲۲) مقتدی کا بلند آواز سے ثناء پڑھنا، نسائی مترجم ص ۳۰۰، ج ۱ پر ثابت ہے، غیر مقلدین اس کے خلاف کس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

(۲۳) اکیلے نمازی کا ثناء آہستہ پڑھنا جیسا کہ غیر مقلدین کا عمل ہے، کس حدیث میں ہے۔

(۲۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین میں سے کسی نے بھی ”سبحانک اللہم الخ“ کے علاوہ ثناء نہیں پڑھی، فرائض و سنن میں معلوم ہوا کہ سنت قائمہ یہی ہے مگر غیر مقلدین اس کو سنت قائمہ نہیں سمجھتے۔

(۲۵) اگر ثناء نماز میں جان بوجھ کر نہ پڑھے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ جواب صریح حدیث سے دیں۔

(۲۶) اگر بھول کر ثناء کی جگہ التحیات الخ پڑھ لیا تو سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں۔ جواب صریح حدیث سے دیں۔

(۲۷) ثناء میں ”وجل ثناءک“ کے الفاظ احادیث مشہور میں نہیں ہیں، اس لئے فرائض میں نہ پڑھے۔ (ہدایہ ص ۲۶، ج ۱) ہاں مسند الفردوس میں ہیں۔ غیر مقلدین جنازہ میں باقی ”سبحانک اللہم“ حدیث سے ہمیں دکھا دیں، ”وجل ثناءک“ وہ ہم سے دیکھ لیں۔

(۲۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت سے قبل، ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھتے تھے (عبدالرزاق ص ۸۶، ج ۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی پڑھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷، ج ۱) یہی سنت قائمہ ہے، دوسرے صیغوں پر عمل باقی نہ رہا۔

(۲۹) تعوذ کا منفرد، امام، مقتدی کیلئے آہستہ پڑھنا آنحضرت ﷺ کی کسی حدیث میں نہیں ہے۔

(۳۰) تعوذ فرض ہے یا سنت، اگر کوئی نہ پڑھے تو نماز ہو جائیگی یا نہیں جواب بحوالہ حدیث دیں۔

تسمیہ پر بحث:

(۳۱) امام کا بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھنا صحیح احادیث میں ہے (مسلم ص ۱۷۲، ج ۱ مسند احمد ص

۱۱۴، ج ۳) اور امام کا بلند آواز سے تسمیہ پڑھنا بدعت ہے۔ (ترمذی ص ۶۲) غیر مقلدین سنت کے خلاف کرتے ہیں۔

(۳۲) اکیلے نمازی کا بسم اللہ شریف آہستہ پڑھنا کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۳۳) نسائی مترجم ص ۳۰۸، ج ۱ کی تبویب سے ظاہر ہے کہ جان بوجھ کر بھی نماز میں بسم اللہ نہ

پڑھے تو نماز درست ہے۔

قرأت فاتحہ پر بحث:

(۳۴) اکیلا نمازی ہر نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ آہستہ پڑھتا ہے اس کی دلیل کوئی حدیث ہے۔

(۳۵) قرآن میں ہے فاقرا و ما یسر من القرآن (المزمل) جس طرح پانی کا ہر قطرہ پانی ہے۔

اسی طرح قرآن کی ہر ایک آیت قرآن ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مطلق قرأت فرض ہے لیکن غیر مقلدین اس حکم قرآنی کو نہیں مانتے۔ تو

کیوں؟

(۳۶) کیا خاص سورۃ فاتحہ کا فرض ہونا کسی صریح آیت قرآنی سے ثابت ہے۔

(۳۷) حضور ﷺ نے فرمایا جس نماز میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔ (مسلم ص ۱۶۹،

ج ۱) لیکن غیر مقلدین حضور ﷺ کے خلاف اس نماز کو باطل کہتے ہیں۔

(۳۸) آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں منادی کروائی جس میں ”ولو بفاتحة الكتاب“ ہے

(ابوداؤد، کتاب القراءة) جو فرضیت فاتحہ کی نفی ہے۔ لیکن غیر مقلدین اس منادی کو نہیں مانتے۔

(۳۹) آنحضرت ﷺ نے جتنی تاکید نماز میں سورۃ فاتحہ کی فرمائی اتنی ہی کچھ زائد قرآن

پڑھنے کی فرمائی، حکم بھی دیا۔ (ابوداؤد ص ۱۱۸، ج ۳، وابن حبان ص ۲۱۱، ج ۳) نماز کی نفی بھی فرمائی، (نماز ادا

ابوداؤد ص ۱۱۸، ج ۱، وحاکم ص ۱، فصاعداً مسلم ص ۱۶۹، ج ۱، نسائی ص ۱۴۵، ج ۱، وسورۃ ترمذی ص ۶۱، ابن ماجہ

ص ۶۰) اس لئے احناف جس طرح فاتحہ کو واجب کہتے ہیں اسی طرح نماز ادا کو واجب کہتے ہیں۔

غیر مقلدین نے اس کے جواب کا انکار کر کے کئی احادیث سے بغاوت کر رکھی ہے۔

(۴۰) امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے اہل اسلام میں سے کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو کہ جب

امام جہر سے قرأت کرتا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے قرأت نہ کرے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ فرمایا

کہ یہ آنحضرت ﷺ ہیں، اور یہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم ہیں، اور یہ امام مالک

ہیں اہل حجاز میں، امام ثوری ہیں اہل عراق میں، یہ امام اوزاعی ہیں اہل شام میں، اور یہ امام لیث ہیں

اہل مصر، ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کا امام قرأت کرے اور

مقتدی قرأت نہ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔ (معنی لابن قدامہ ص ۶۰۲، ج ۱)

لیکن پوری امت کے خلاف غیر مقلدین نے احناف کی نماز کو باطل قرار دینا شروع کیا۔ اس پر چیلنج

بازیاں شروع کر دیں، سینکڑوں اشتہار و رسالے لکھے۔ اس کے جواب میں محدث اعظم پاکستان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ نے احسن الکلام لکھی جس کے بعد غیر

مقلدین کے ذمہ دار علماء نے ہتھیار ڈال دیئے، چنانچہ حافظ محمد گوندلوی اور مولانا ارشاد الحق اثری نے

صاف لکھا۔ امام بخاریؒ سے لے کر دور قریب کے محققین علماء اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ

دعویٰ نہیں کیا گیا کہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے وہ بے نماز ہے۔ (توضیح الکلام ص ۹۹، ج ۱)

امام بخاری رحمہ اللہ سے لے کر تمام محققین علمائے اہل حدیث میں سے کسی نے کہا کہ جو فاتحہ نہ

پڑھے وہ بے نماز ہے۔ (توضیح الکلام ص ۵۱، ج ۱)

ص ۴۳، پر ایسے لوگوں کو غیر ذمہ دار لوگ قرار دیا ہے، اگرچہ ایک دو ذمہ دار علماء نے یہ لکھا ہے، مگر

ان کے عوام سو فیصد اور علماء خدا سے زیادہ اپنے عوام سے ڈرتے ہیں۔ ۹۹۹ فی ہزار اسی غیر ذمہ داری

پر قائم ہیں۔

قرأت قرآن کی بحث:

(۴۱) ان کے غیر ذمہ دار عوام و علماء کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن پاک کی ایک سو چودہ سورتوں میں سے ایک سو تیرہ سورتیں امام کے پیچھے پڑھنا حرام ہے صرف ایک سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا فرض ہے۔ جو نہ پڑھے اس کی نماز باطل اور بے کار ہے۔

ہمارا چیلنج ہے کہ پورے قرآن پاک میں ایک بھی آیت موجود نہیں ہے جس میں ان کا یہ دعویٰ موجود ہو۔ قرآن ان کا ساتھ نہیں دیتا۔ لیکن ان کے غیر ذمہ دار حضرات ہی نہیں بلکہ ذمہ دار حضرات بھی اس غیر ذمہ دارانہ دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے قرآن پاک کی ایک نہیں پوری آیات کو تختہ ستم بنا رہے ہیں۔ ”فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔۔۔ الخ (سورۃ المزمل)“ کی آیت ہے جو تہجد کے بارے میں نازل ہوئی (صحیح مسلم، ابوداؤد)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اکیلے شخص کو جب نماز کا طریقہ سکھایا تو فرمایا ”اقرأ بمتیسر معک من القرآن۔“ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو یہ نہیں مانتے۔

(۴۲) یہ کسی حدیث سے اس آیت کا شان نزول یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ اس آیت سے پہلے مقتدی فاتحہ نہیں پڑھتے تھے، باقی سورتیں پڑھتے تھے۔ اس آیت نے مقتدی پر فاتحہ فرض اور باقی ایک سو تیرہ سورتیں حرام کر دیں۔

(۴۳) دوسری آیت ”ولقد اتینک سبعاً من المثنیٰ والقرآن العظیم“ پیش کرتے ہیں اس کے نہ ترجمہ میں ان کا دعویٰ مندرجہ نمبر ۴۱، درج ہے۔ اور نہ ہی شان نزول کسی حدیث سے مثل نمبر ۴۲، ثابت۔

(۴۴) تیسری آیت وان لیس للانسان الا ما سعی، (النجم پ ۲) ہر انسان کو اس کی کوشش

ہی کام آئے گی۔ نہ تو اس آیت کا ترجمہ کے لحاظ سے امام و مقتدی کی قرأت سے تعلق، اور اس میں مثل نمبر ۴۱، دعویٰ مذکور نہ ہی مثل نمبر ۴۲، اس کا یہ شان نزول ہے۔

(۴۵) قرآن کی ۱۱۳، سورتیں آپ بھی امام کے پیچھے نہیں پڑھتے، امام کا سترہ اور خطیب کا خطبہ بھی سب کی طرف سے ہوتا ہے۔ وہاں آپ کو یہ آیت یاد کیوں نہیں آتی۔

(۴۶) چوتھی آیت ”وَإِذْ نَكُوزَنُكَ فِي نَفْسِكَ الْخ“ پیش کرتے ہیں اس کا نہ تو ترجمہ ان کے دعویٰ مثل نمبر ۴۱ کو ثابت کرتا ہے، نہ مثل نمبر ۴۲، اس کا شان نزول یہ مسئلہ ہے۔

(۴۷) اور ذکر کیا صرف سورۃ فاتحہ ہے باقی ۱۱۳ سورتیں ذکر نہیں وہ آپ امام کے پیچھے نہیں پڑھتے۔ یہ چار آیات تو مولوی ارشاد الحق اثری اور اس کے استاذ حافظ محمد گوندلوی نے پیش کی ہیں۔

(۴۸) پانچویں آیت ان کے امیر جماعت مولوی محمد اسماعیل سلفی نے پیش کی ہے۔ ”وَمَنْ أَغْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا، وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمًى (طہ)“ اس کا بھی مسئلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں نہ اس میں مثل نمبر ۴۱، دعویٰ مذکور، اور نہ مثل نمبر ۴۲، شان نزول، اور ایک سوتیرہ سورتوں سے سلفی صاحب بھی بقول ان کے ساری عمر منہ پھیرتے رہے، اب قبر میں سزا بھگت رہے ہوں گے۔

(۴۹) چھٹی آیت مولوی محمد صادق سرگودھوی نے پیش کی ہے۔ ”لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى (بنی اسرائیل)“ کسی کا بوجھ دوسرا نہ اٹھائے گا۔ اس کا بھی مسئلہ کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں، نہ مثل نمبر ۴۱، میں دعویٰ مذکور نہ مثل نمبر ۴۲، اس کا یہ شان نزول۔ نہ اس کا جواب کہ ۱۱۳، سورتوں، خطبے، اور سترے کا بوجھ امام کیوں اٹھا لیتا ہے۔ حضرات گرامی! یہ قرآن پاک کی گت بنائی جاتی ہے جو مسئلہ قرآن میں نہ ہوا سے قرآن پاک کے ذمہ لگانا کتنا بڑا گناہ ہے اور یہ گناہ اس فرقہ کے ذمہ دار علماء کا اوڑھنا بچھونا بن گیا ہے۔

(۵۰) ہاں قرآن پاک کی آیت ”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ“

یعنی جب (نماز باجماعت میں امام سے) قرآن پڑھا جائے تو (اے مقتدیو) تم توجہ کرو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اجماع ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (معنی لابن قدامہ ص ۶۰۵، ج ۱، و فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۴۱۲، ج ۲)

(۵۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز باجماعت کا طریقہ سکھایا تو فرمایا: ”وَإِذَا قَرَأْتَ فَأَنْصِتُوا“ یہ

حدیث حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ (مسلم ص ۱۷۴، ج ۱، مسند احمد ص ۴۱۵، ج ۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ابن ماجہ ص ۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ، اور حضرت زہری سے مروی ہے اور یہ شان نزول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور بہت سے تابعین سے مروی ہے۔ الحمد للہ، قرآن پاک کا سایہ ہمارے سر پر ہے۔ غیر مقلدین محض ضد کی بنا پر قرآنی حکم کا انکار کر رہے ہیں۔

(۵۲) جس طرح قرآن پاک سے غیر مقلدین کا یہ مسئلہ ثابت نہیں اسی طرح خیر القرون میں لکھی گئی کتب حدیث مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار لابن یوسف رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ مسند امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کسی کتاب سے ایک حدیث بھی اپنے دعویٰ مثل نمبر ۴۱، پر پیش نہیں کر سکتے۔

(۵۳) اسی طرح کتب حدیث مابعد خیر القرون میں سے صحیحین میں بھی ان کے دعویٰ پر کوئی صحیح صریح دلیل نہیں۔

(۵۴) سنن سے ایک حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ کی واقعہ فجر والی پیش کرتے ہیں۔ مگر وہ صحیح نہیں۔ اس میں محمد بن اسحاق کی تضعیف و تدلیس اور اصحاب مکحول سے مخالفت کی وجہ سے شذوذ و نکارت۔ مکحول کی تدبیریں و ارسال نافع بن محمود کی جہالت و ستارت سب عیب موجود ہیں۔

(۵۵) احناف کے نزدیک وہ قرآن کے خلاف اور اجماع کے خلاف ہے کہ مدرک رکوع مدرک

رکعت ہے۔ اور سنت مشہور ”قرأ الامام له قرائۃ“ کے خلاف ہے۔

الغرض جب تک غیر مقلدین اس کو صحیح متفق علیہ اور آیت {واذا قرأ القرآن۔ الخ} کے بعد ثابت نہ کریں اس وقت تک ان کا کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا، اور یہ دونوں باتیں وہ قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔ (۵۶) اس ضعیف و منکر حدیث میں بھی صرف جہری نماز کا ذکر ہے، جن گیارہ رکعتوں میں امام آہستہ قرآن پڑھتا ہے ان میں بھی مقتدی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز باطل اور بے کار ہے۔ یہ کسی ضعیف حدیث میں بھی صراحۃً نہیں آیا۔

کافروں کی آیت:

(۵۷) غیر مقلدین سے جب کہا جاتا ہے کہ آپ آیت ”واذا قرأ القرآن۔ الخ“ کو کیوں نہیں مانتے۔ تو فوراً کہتے ہیں کہ یہ آیت کافروں کے لئے نازل ہوئی ہے۔ ہمارے لئے نہیں۔ جب کہا جاتا ہے کہ یہ بات کسی حدیث سے ثابت کر دو تو گالیاں بکنے لگتے ہیں۔

حدیث منازعت پر بحث:

(۵۸) غیر مقلدوں کے علامۃ العصر ناصر الدین البانی نے حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ واقعہ فجر والی کو اپنی کتاب صفۃ صلوٰۃ النبی میں منسوخ قرار دیا ہے۔ اور حدیث منازعت کو اس کا نسخ قرار دیا ہے۔ یہ حدیث منازعت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن حبیینہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غیر مقلدین محض ضد اور نقسانیت سے اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی بات نہیں ہے۔

(۵۹) حدیث منازعت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرأت خلف الامام کر نیوالے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے، اسے ڈانٹا۔ مگر غیر مقلدین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہیں۔

قرأت خلف الامام کی بحث:

(۶۰) حدیث منازعت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جہری نمازوں میں تمام صحابہ تابعین امام کے

پیچھے قرأت چھوڑ گئے تھے۔ غیر مقلدین ان اجماع کو بھی نہیں مانتے۔

(۶۱) جس طرح ایک اذان پورے محلہ کے لئے کافی ہوتی ہے، ایک اقامت پوری جماعت کیلئے کافی ہوتی ہے۔ امام کا سترہ سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے خطیب کا خطبہ سب حاضرین جمعہ کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث کفایت سے ثابت ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے قرأت ہوتی ہے۔ یہ حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مگر غیر مقلدین محض تعصب سے اس کا انکار کرتے ہیں۔

(۶۲) اور جب کہا جاتا ہے کہ آپ اتنی احادیث کے مقابلہ میں ایک ہی صحیح حدیث پیش کریں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے قرأت ہرگز نہیں، وہ حدیث ان کے بعد کی ہو تو بھی پیش نہیں کر سکتے۔

(۶۳) آج کل کے غیر مقلدین قرآن اور صحاح ستہ کی صحیح احادیث اور اجماع امت کے خلاف کتاب القراءت بیہقی: ص ۵۶ کی ایک حدیث پیش کرتے ہیں ”لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب خلف الامام۔“ لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں۔ کیونکہ اس کی سند کا مدار زہری پر ہے۔ اور وہ عن سے روایت کر رہا ہے۔ مدلس کے عنعنہ کو غیر مقلدین ضعیف کہتے ہیں۔ پھر یہی زہری اسی کتاب القراءۃ میں روایت کرتے ہیں کہ صحابہ آیت ”واذا قرأ القرآن الخ“ کے نزول سے پہلے امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے اسی آیت نے آکر روک دیا۔ تو خود زہری نے اس کا منسوخ ہونا بتا دیا۔ زہری سے چودہ شاگرد حدیث لا صلوة الخ کے راوی ہیں۔ مگر یونس کے علاوہ کسی کی روایت میں خلف الامام کا لفظ نہیں ہے۔ اور یونس کے بھی تین شاگرد ہیں۔ ان میں سے دو یہ لفظ بیان نہیں کرتے۔ صرف عثمان بن عمرہ کی روایت میں ہے۔ دوسرا شاگرد محمد بن یحییٰ الصفار ہے، ساری امت کے خلاف یہی یہ لفظ (خلف الامام) روایت کرتا ہے، مولوی ارشاد الحق اثری نے اپنی تیرہ سو سے زائد صفحات کی کتاب کا

پیٹ گالیوں سے تو بھرا ہے مگر محمد بن یحییٰ الصفاری کی توثیق اسماء الرجال کی کسی مستند کتاب سے ثابت نہیں کر سکے نہ قیامت تک ثابت کر سکیں گے۔

افسوس! اس بے ثبوت روایت کو بہانہ بنا کر قرآن کا انکار کیا جا رہا ہے۔ احادیث صحیحہ سے فرار ہے۔ اجماع امت سے بیزار ہیں اور تمام احناف کو بے نماز کہتے ہیں۔

(۶۴) پھر اسی کتاب القراءۃ بیہقی ص ۱۳۶، پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ ص ۱۷۱، پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ص ۱۷۳، پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سے احادیث مروی ہیں کہ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے، مگر امام کے پیچھے نہ پڑھے۔ ان کے بعد والی حدیث کا محض حیلے، بازوؤں سے انکار ہے۔

(۶۵) مولوی ارشاد الحق اثری نے اب ایک نئی حدیث تلاش کی ہے تاکہ قرآن کے مقابلے کیلئے ہتھیار مل جائے، پھر غیر مقلدین حدیث زندہ باد کے نعروں سے قرآن پاک کو اپنی مسجد سے نکال کر بس کریں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ قرآن پاک — احادیث مشہورہ اور اجماع امت کے مقابلے کیلئے کم از کم متواتر حدیث چاہئے۔ مگر یہ خبر واحد صحیح بھی نہیں، نہ اس میں ان کا پورا دعویٰ مذکور ہے۔ نہ تو یہ کہ امام کے پیچھے ۱۱۳ سورتیں پڑھنا حرام ہیں نہ یہ ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ فرض ہے، جو نہ پڑھے اس کی نماز باطل اور بے کار ہے۔

(۶۶) الغرض! نہ دعویٰ کی صراحت ہے، نہ ہی یہ حدیث صحیح ہے۔ مکحول کی تدلیس، سعید بن عبد العزیز کا اختلاف، عتبہ سے بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی کا روایت نہ لینا اس کے علاوہ حویت بن احمد کی توثیق بطریق محدثین مستند کہنا اسماء الرجال سے ثابت کرنے سے اثری صاحب اور ان کی ساری جماعت عاجز ہے، اثری صاحب گالیوں کے دو ہزار صفحات اور لکھ سکتے ہیں، اور ”اذا خاصم فجر“ پر رات دن عمل کر رہے ہیں مگر اس کی توثیق ثابت نہیں کر سکتے۔

ناظرین کرام! دیکھئے قرآن وحدیث کے نعرہ کے ساتھ کس طرح قرآن، احادیث اور اجماع سے بغاوت ہے۔

(۶۷) ہم نے پیر بدیع الدین آف جھنڈا، حافظ عبدالقادر روپڑی، پروفیسر عبداللہ ہساولپوری کو مناظروں میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کی آخری باجماعت نماز جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تھی اس میں ثابت کر دیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں صدیق کے پیچھے فاتحہ پڑھی تھی اور دوسری رکعت میں صدیق اکبرؓ نے مقتدی بن کرفاتحہ پڑھی تھی، مگر وہ ہرگز ہرگز ثابت نہ کر سکتے۔

(۶۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج سے پہلے سورہ فاتحہ نازل ہو چکی تھی۔ نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی کیا آپ کسی حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان کو فاتحہ یاد کروائی تھی، پھر ان سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فاتحہ پڑھی تھی، ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔

(۶۹) جب غیر مقلدین کو یہ یقین ہو گیا کہ ہم آیت ”واذا قرأ القرآن الخ“ کے بعد کی ایک بھی صحیح صریح حدیث پیش کرنے سے عاجز ہیں تو انہوں نے سو سے ڈالنے کا کام شروع کر دیا۔ ”واذا قرأ القرآن الخ“ کو رد کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ قرآن میں نہیں ہے۔ ہم سورۃ فاتحہ قرآن میں دکھاتے ہیں کہ فاتحہ قرآن میں ہے۔ وہ ایک قرآن بھی ایسا نہیں دکھا سکتے جس میں فاتحہ نہ ہو۔ ہم بخاری کی حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ فاتحہ قرآن ہے، وہ ایک حدیث ایسی نہیں دکھا سکتے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ فاتحہ قرآن نہیں۔ ہاں حدیث ہو یا نہ ہو ضد میں پکے ہیں۔

(۷۰) احادیث صحیحہ کو رد کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت سے منع فرمایا ہے فاتحہ قرأت نہیں، میں نے روپڑی صاحب کے سامنے سات احادیث پیش کی کہ فاتحہ قرأت نہیں بعد والی سورت ہی قرأت ہے، مگر وہ آج تک ایک بھی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکے ہاں ضد پر بدستور قائم ہیں۔

(۷۱) قرآن وحدیث میں مقتدی کو انصاف کا حکم ہے روپڑی صاحب نے کہا آہستہ زبان اور ہونٹوں سے پڑھا جائے تو یہ انصاف کے خلاف نہیں۔ ہم نے بخاری، مسلم سے دکھایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ زبان کی حرکت یا ہونٹ کا ہلنا انصاف کے خلاف ہے مگر روپڑی صاحب

اپنی ضد پر قائم رہے۔ صرف نعرے لگے، مسلک اہل حدیث زندہ باد۔

(۷۲) حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رکوع میں ملنے والے مقتدی کی رکعت پوری

شمار ہونے پر امت کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ امام الکلام) مولوی ارشاد الحق اثری بھی مانتے ہیں کہ جمہور اس

بات کے قائل ہیں کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جائے گی۔ (توضیح الکلام ص ۱۴۲، ج ۱)

مگر غیر مقلدین پوری امت کے خلاف اس ضد پر ہیں کہ وہ رکعت نہیں ہوتی۔ کسی مناظرہ میں

وہ ایک بھی صحیح صریح حدیث پیش نہیں کر سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں ملنے والے کو رکعت

دہرانے کا حکم دیا ہو۔

فتاویٰ ستاریہ مولوی عبدالستار، امام جماعت غرباء اہل حدیث نے احادیث اور اجماع امت سے

ثابت کیا ہے کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جاتی ہے۔ مگر غیر مقلدین ان سب احادیث اور

اجماع کے منکر ہیں۔

تحقیق مسئلہ آمین:

(۷۳) غیر مقلدین جب اکیلے نماز پڑھتے ہیں تو آمین ہمیشہ آہستہ کہتے ہیں، وہ ایک صحیح صریح

حدیث پیش کریں کہ اکیلے نمازی کے لئے آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔

(۷۴) غیر مقلدین مقتدی امام کے پیچھے ہمیشہ گیارہ رکعت میں آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں۔

(۷۵) چھ جہری رکعتوں میں اگر مقتدی رہ جائے اور جماعت کے بعد پوری کرے ان میں بھی وہ

مقتدی ہمیشہ آہستہ آواز سے آمین کہتے ہیں۔

(۷۶) جس جہری رکعت میں مقتدی سورۃ فاتحہ کے آخر میں ملا بھی اس نے ”الحمد لله رب

العلمین“ پڑھا پھر امام کے ساتھ بلند آواز سے آمین کہتا ہے پھر باقی فاتحہ پڑھتا ہے۔ یہ دوران فاتحہ

آمین کہنا کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۷۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مقتدیوں کو حکم نہیں دیا کہ میرے پیچھے ہمیشہ چھ رکعت میں اونچی

آواز سے آمین کہا کرو، اور گیارہ رکعت میں آہستہ آواز سے۔

(۷۸) نہ آپ ﷺ نے کبھی مقتدی بن کر ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی اونچی آواز سے آمین کہی

(۷۹) کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ پورے ۲۳ سالہ دور نبوت میں آپ ﷺ کے

پیچھے کسی ایک صحابی نے ایک نماز کی ایک ہی رکعت میں اونچی آواز سے آمین کہی ہو۔ جو گونج والی حدیث ابن ماجہ کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں۔ وہ ضعیف بھی ہے۔ چنانچہ خود مولوی عبدالرؤف حاشیہ صلوٰۃ الرسول

پر لکھتا ہے ”یہ سند ضعیف ہے“ کیونکہ بشر بن رافع ضعیف ہے، اور ابو عبد اللہ مجہول ہے۔ (ص ۲۳۹)

(۸۰) ضعیف ہونے کے باوجود قرآن پاک کے بھی خلاف ہے کیونکہ قرآن پاک میں ہے کہ

حضور ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو ورنہ تمہارے اعمال باطل کر دیئے جائیں گے۔ اور اس

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کی آواز پہلی صف کا صرف قریبی آدمی سنتا تھا۔ مگر مقتدی صحابہ کی آواز

آپ ﷺ کے مقابلہ میں اتنی بلند ہوتی تھی کہ مسجد گونج جاتی تھی۔ اور معاذ اللہ صحابہ کی نمازیں باطل ہو جاتی تھیں۔

(۸۱) ضعیف، اور خلاف قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اجماع صحابہ و تابعین کے بھی خلاف ہے

۔ کیونکہ اسی حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے ”ترک الناس التامین“ سب لوگوں نے آمین (بالجہر) چھوڑ دی تھی اور یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں لوگ صحابہ و تابعین ہی تھے۔

(۸۲) ضعیف، خلاف قرآن خلاف اجماع ہونے کے ساتھ ساتھ عقل کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ

گونج گنبد دار عمارت میں پیدا ہوتی ہے، اور آپ ﷺ کے زمانہ میں مسجد کچی تھی کھجور کے تنے کھڑے کر کے اور کھجور کے پتے ڈالے ہوئے تھے اس میں گونج پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔

دیکھئے غیر مقلدین کس طرح خلاف قرآن، خلاف حدیث، خلاف اجماع، خلاف عقل اور ضعیف

روایات کے سہارے ملک بھر میں فتنہ پھیلاتے ہیں ان کا سرمایہ یہی کھوٹی پونجی ہے۔

(۸۳) ان کا امام گیارہ رکعت میں ہمیشہ آہستہ آواز سے آمین کہتا ہے۔ اس کی حدیث لائیں۔

(۸۴) ان کا امام صرف چھ رکعت میں ہمیشہ بلند آواز سے آمین کہتا ہے یہ صراحت کسی حدیث میں نہیں ہے۔

(۸۵) پورے ذخیرہ حدیث میں ایک حدیث بھی نہیں کہ خلفاء راشدین میں سے کسی ایک خلیفہ راشد نے کبھی امام یا مقتدی بن کر اونچی آمین کہی ہو۔

(۸۶) کسی ایک حدیث سے ثابت نہیں کہ خلفاء راشدین کے ہزاروں مقتدیوں میں سے کسی ایک نے تیس سال میں صرف ایک دن ایک نماز کی ایک رکعت میں اونچی آمین کہی ہو۔

(۸۷) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث ابوداؤد سے جو پیش کرتے ہیں صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس میں سفیان مدلس، علاء بن صالح شیعہ، محمد بن کثیر ضعیف ہے، نہ دوام میں صریح ہے۔

(۸۸) ام الحصین والی حدیث کی سند میں نصر بن شمیل متعصبہ، ہارون الاغور غالی شیعہ، اسماعیل بن مسلم مکی ضعیف، ابواسحاق مختلط، ابن ام الحصین مجہول ہے۔ ایسی حدیث ان کا سرمایہ ہے۔

(۸۹) قرآن پاک کی سورۃ یونس میں حضرت موسیٰ کی دعاء کے بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قد اجیت دعوتکما۔ تم دونوں کی دعاء قبول کر لی گئی، تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ دوسرے دعاء گو حضرت ہارون تھے اور ان کی دعاء آمین تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آمین کو دعاء فرمایا۔ اور صحیح بخاری ص ۱۰۷، ج ۱، پر ہے ”قال عطاء آمین دعاء“ لیکن غیر مقلدین نے خدا تعالیٰ کی بات اور اجماع مفسرین کا انکار کر دیا ہے، اور آمین کو دعاء نہیں مانتے۔

(۹۰) اور دعاء کا قانون قرآن پاک میں یوں آیا ہے: ”ادعوا ربکم تضرعاً وخیفۃ“ دعا کرو اپنے رب سے گڑ گڑا کر اور آہستہ آواز سے۔ (سورہ اعراف)

اذنادی ربہ، نداء خفیاً۔ زکریا نے اپنے رب سے دعاء مانگی آہستہ آہستہ۔ (سورہ مریم)

حدیث پاک میں قانون یہ ہے کہ آہستہ آواز سے دعاء کرنا بلند آواز سے ستر دعاؤں کے برابر

ہے۔ ”اخرجه ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بسند صحیح“ (فتح القدیر)

بس دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو گیا کہ آمین دعاء ہے، اور دعاء میں اصل خفاء ہے اسی لئے امام ہو یا منفرد یا مقتدی آمین آہستہ کہتا ہے۔

(۹۱) غیر مقلدین سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں کہ آمین دعاء نہیں اور دعاء میں اصل جہر ہے۔

(۹۲) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے راویت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ”ولا الضالین“ کے بعد آمین آہستہ آواز سے کہی۔ (مسند احمد ص ۳۱۶، ج ۴، حاکم ص ۲۳۲، ج ۲) ”قال الحاكم على شرطها واقره الذهبي“

(۹۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آہستہ آمین کہا کرتے تھے۔ (طحاوی، طبرانی)

(۹۴) قیاس بھی یہی کہتا ہے کہ آمین قرآن میں نہیں ہے۔ اس لئے قرآن کو اونچی آواز سے پڑھا جائے اور آمین کو آہستہ آواز میں پڑھا جائے تاکہ کسی کو قرآن میں ہونے کا شبہ نہ ہو۔

(۹۵) پاک وہند میں اسلام پر تیرہ صدیاں گزری ہیں، مگر بارہ سو سال میں یہاں سب لوگ قرآن، حدیث، تقابل خلفاء راشدین وصحابہ کے موافق آہستہ آمین کہا کرتے تھے، نہ بارہ سو سال میں اس کے خلاف کوئی رسالہ لکھا گیا، نہ مناظرہ کا چیلنج دیا گیا۔ بارہ سو سال کے بعد کسی محدث، عالم، صوفی نے نہیں بلکہ فاخرالہ آبادی نے سب سے پہلے اس ملک میں آمین بالجہر کی۔ چنانچہ مشہور غیر مقلد مؤرخ امام خان نوشہروی لکھتے ہیں۔ مولانا شاہ محمد فاخرالہ آبادی نے پہلی دفعہ جامع دہلی میں آمین بالجہر کہہ کر تقلید کی بکارت زائل کی۔ (نقوش ابوالوفاء: ص ۳۴)

دیکھئے! قرآن، حدیث اور خلفاء راشدین کے مسلک کو کس طرح تقلید کی بکارت کہہ کر قرآن وسنت سے بغاوت، اور اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے۔ یہ مولانا فاخر کون تھے؟ ان کے بارہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

نہ مذہب سے ہوئے واقف نہ دین حق پہچانا پہن کر جبہ و شملہ لگے کہلانے مولانا

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۱۰۳، ج ۱)

دوسری مرتبہ بلند آواز سے آمین۔ گورنمنٹ برطانیہ کے ملازم، حافظ محمد یوسف نے کی۔ (نقوش

ابوالوفاء: ص ۴۲)

یہ بعد میں مرزائی ہو گیا۔ اشاعت السنۃ: ج ۲۱ ص ۱۱۴ پر ہے کہ امرتسر میں سب سے پہلے عمل بالحدیث شروع کرنے والے حافظ محمد یوسف صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر مرزا غلام احمد قادیانی کے حامی اور مؤید بن گئے۔

اسی طرح دور برطانیہ میں اس مسئلہ کو مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا گیا۔ غیر مقلد پاک و ہند میں ایک مسجد ایسی بتائیں جس میں دور انگریز سے پہلے بلند آواز سے آمین کہی جاتی ہو۔ (۹۶) قرآن پاک کے قانون، حدیث صحیح، سنت خلفاء راشدین، اور تعامل صحابہ کے خلاف اونچی آمین کی جو ضعیف حدیث غیر مقلدین پیش کرتے ہیں اس کے بارے میں خود حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ وضاحت فرماتے ہیں: ما اراه الا ليعلمنا۔ (کتاب الکئی والاسماء: ص ۱۹۶، ج ۱) کہ یہ صرف نماز سکھانے کے لئے اونچی کہی گئی تھی۔ چنانچہ ہمارے مدارس میں بھی جب بچوں کو نماز سکھائی جاتی ہے تو ساری نماز ایک بچہ بلند آواز سے کہتا جاتا ہے۔ اور پیچھے لڑکے بھی کہتے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس ضعیف حدیث پر بھی ہمارا عمل موجود ہے۔ ہمیں کسی آیت یا حدیث کی مخالفت کا خطرہ نہیں۔

(۹۷) غیر مقلد مستری نور حسین نے لکھا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ آمین بالجہر کہا کرتے تھے اور لوگوں کو بھی یہی کہا کرتے تھے کہ آمین بلند آواز سے کہا کرو۔ (بخاری ص ۱۰۸، ج ۱، رسالہ آمین بالجہر ص ۱۸) یہ صحیح بخاری شریف پر صاف جھوٹ لکھا ہے۔ بخاری میں جہر کا لفظ ہر گز نہیں۔

(۹۸) حکیم صادق سیالکوٹی ایک حدیث لکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر یہود آمین (اونچی) سے چڑھتے ہیں اتنا کسی اور آواز سے نہیں چڑھتے، بس تم بہت آمین کہنا۔ (ابن ماجہ) اگر کوئی اونچی آمین کہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پاک سے ہر گز نہ چڑھنا، اور نہ نفرت

کرنا کیونکہ آمین اونچی سے یہودیوں کو چڑھتی اور وہ نفرت کرتے تھے۔ اور ہمیں یہود کی مخالفت کرنی چاہئے۔ (صلوۃ الرسول ص ۲۴۲)

دیکھو! کس طرح ساری امت کو یہودی بنادیا۔ حالانکہ اولاً یہ تو حدیث ہی صحیح نہیں۔ خود مولوی عبدالرؤف غیر مقلد حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ یہ سند ضعیف ہے کیونکہ طلحہ بن عمرہ کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ (ص ۲۴۱)

پھر اس ضعیف حدیث میں بھی اونچی (جہر) کا لفظ ہرگز موجود نہیں۔ اونچی لفظ ملانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سفید جھوٹ ہے۔

(۹۹) آپ غیر مقلدین کے مرد و عورتیں جب اکیلے نماز پڑھیں، اور نماز ظہر و عصر میں امام و مقتدی بلند آواز سے آمین نہیں کہتے، کیا یہود سے کوئی ساز باز کی ہوئی ہے۔

(۱۰۰) چونکہ آمین بالجہر کی حدیث صحیح نہیں، عوام کے سامنے ایک عجیب فراڈ کیا۔

غیر مقلدین کا عجیب فراڈ:

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث آمین بالجہر کے بارہ میں لکھ کر حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند اچھی ہے اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور اس کو حسن کہا۔ (اہل حدیث کے مسائل امتیازی ص ۷۹)

حالانکہ نہ ان تینوں کتابوں میں یہ حدیث ہے، نہ ہی ان لوگوں نے اس کو صحیح کہا ہے۔

(۱۰۱) مولوی یوسف جے پوری حقیقۃ الفقہ ص ۹۴ پر لکھتے ہیں: احادیث آمین بالجہر کے اثبات میں ہدایہ ص ۳۶۵، ج ۱، شرح وقایہ ص ۹۷، حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے ہدایہ اور شرح وقایہ کی اصل عربی عبارت پیش کریں۔

(۱۰۲) مولوی یوسف ہی حقیقۃ الفقہ ص ۹۴ پر لکھتے ہیں کہ ابن ہمام نے آہستہ آمین والی حدیث

کو ضعیف کہا ہے۔ (ہدایہ ص ۳۶۳، ج ۱) کیا عجیب جھوٹ ہے، ہدایہ چھٹی صدی کی کتاب ہے اور ابن ہمام نویں صدی کے بزرگ ہیں۔ وہ تین سو سال پہلے کی کتاب میں یہ کیسے لکھ گئے۔

(۱۰۳) حکیم محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔ اس روز سے لے کر آج تک مسجد نبوی آمین کی آواز سے گونج رہی ہے۔ (صلوۃ الرسول ص ۲۴۰) یہ بالکل جھوٹ ہے، خلاف راشدہ، خلافت اموی، عباسی، خوارزمی، سلجوقی، ترکی میں وہاں آہستہ آمین صدیوں تک رہی ہے۔

سجدہ سہو:

(۱۰۴) اگر امام بھول کر فجر مغرب عشاء کی رکعتوں میں آہستہ قرأت کرے تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں۔

(۱۰۵) اگر امام بھول کر سری نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کرے تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں۔

(۱۰۶) اگر سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورت پڑھنا بھول گیا، رکوع کر لیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں۔

(۱۰۷) ایک شخص نے بھول کر پہلے ”قل هو اللہ الخ“ پڑھ لی، پھر فاتحہ اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں۔

(۱۰۸) جبر اور سرکی جامع مانع تعریف کیا ہے۔ سب کا جواب حدیث صحیح صریح غیر معارض سے دیں، اور ہو سکے تو براہ کرم گالیوں سے پرہیز کریں۔

بحث ماضی استمراری:

(۱۰۹) آنحضرت ﷺ ہر میں ”واللیل اذا بغشی... الخ“ پڑھا کرتے تھے ”کان یقرأ“ ماضی استمراری۔ (مسلم شریف ص ۲۵۴، ج ۱)

(۱۱۰) آنحضرت ﷺ فجر میں ”ق، والقرآن المجید“ پڑھا کرتے تھے۔ کان یقرأ ماضی استمراری حضور ﷺ فجر کی سنتوں میں ”سورۃ الکافرون والاحسان“ پڑھتے تھے۔ کان یقرأ ماضی استمراری حضور ﷺ فجر کی سنتوں میں ”قلو امناباللہ“ پڑھا کرتے تھے، کان یقرأ ماضی استمراری ہے

کہ یہی سورتیں ان نمازوں میں مقرر ہیں یا اور بھی پڑھ سکتا ہے کیا ماضی استمراری دوام ہی کیلئے آیا کرتی ہے؟

(۱۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار دفعہ مغرب کی سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے سنا۔ (ترمذی)

کیا ان رکعتوں میں جہراً پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ آپ جو مغرب کی سنتوں میں آہستہ قرأت کرتے ہیں اس کی صریح حدیث پیش فرمائیں؟

(۱۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے۔ (بخاری ص ۳۵، ج ۱)

حائفہ بیوی کی گود میں سہارا لگا کر قرآن پڑھا کرتے، ماضی استمراری۔ (بخاری: ج ۱ ص ۴۴)

حائفہ بیوی سے مباشرت فرمایا کرتے، ماضی استمراری۔ (بخاری ۴۴، ج ۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں بیوی سے بوس و کنار فرمایا کرتے تھے ”کان یقبل“ (بخاری شریف ص ۲۵۸، ج ۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے بیوی کا بوسہ لیا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ کان یقبل، کان یوقد وھو جنب۔) (بخاری شریف ص ۴۲، ج ۱)

یہ افعال رسول صلی اللہ علیہ وسلم ماضی استمراری سے ثابت ہیں ان کے منع یا منسوخ ہونے کی کوئی حدیث پیش کریں، ورنہ ان پر سنت مؤکدہ کی طرح عمل کریں، اور ان کے تارکین کو سنت کا تارک کہہ کر چیلنج بازیاں شروع کریں۔

(۱۱۳) ماضی استمراری کی اصل وضع ایک دفعہ کے فعل کے لئے ہے (نوی ص ۲۵۴، ج ۱، مجمع البحار ص ۲۳۵، ج ۳، مسلک الختام ص ۶۷، ج ۱)

اس سے مواظبت بطور نص ثابت نہیں ہوتی، ہاں قرائن اجتہادیہ سے کہیں مجتہد دوام مراد لیتا ہے۔ کہیں دوام مراد نہیں لیتا احناف کے ہاں سب قرائن سے بڑا قرینہ تعامل خلفاء راشدین، یا تعامل خیر القرون بلائگیر ہے۔ اگر فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ماضی استمراری سے بھی ثابت ہو ان کے بعد اگر تعامل جاری

ہوا تو وہ قرینہ عمل پر مواظبت کا ہوگا، اور اگر تعامل جاری نہ رہا تو قرینہ ترک پر مواظبت کا ہوگا، جیسا کہ مندرجہ بالا افعال نمبر ۱۱۲، میں گذرا۔

(۱۱۴) رکوع کی تکبیر منفرد اور مقتدی آہستہ کہیں، اور امام بلند آواز سے اس پر صریح حدیث پیش کریں۔

(۱۱۵) پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا حکم موجود (طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) منع کہیں نہیں فعل احادیث تو اتر قدر مشترک کے درجہ میں موجود ہیں جن کے معارض کوئی ضعیف حدیث بھی نہیں، اور امت کا اجماع تعامل بلا تکبیر موجود ان تین باتوں کو مد نظر رکھ کر ساری امت اسے سنت کہتی ہے۔

(۱۱۶) چار رکعت نماز میں بائیس تکبیریں ہوتی ہیں۔ (بخاری ص ۱۱۰، ج ۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔ روایت عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما، (ابن ماجہ ص ۶۲) حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما شکل الآثاری طحاوی۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کتاب العلل، اور دارقطنی۔ ان پانچوں احادیث میں ماضی استمراری ہے، مگر شیعہ ان پر عامل ہیں اور غیر مقلد باغی ہیں۔

احادیث کی بغاوت:

(۱۱۷) سجدوں کے وقت رفع یدین کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱) حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ۔ (نسائی)

(۲) حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ۔ (ابوداؤد، دارقطنی، مؤطا امام محمد)

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ۔ (ابویعلیٰ بسند صحیح)

(۴) ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ (طبرانی بسند صحیح)

(۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوداؤد، یہ چھ اور پچھلی پانچ گیارہ احادیث سے

سجدہ کے وقت رفع یدین ثابت ہے۔ اس کے منسوخ ہونے کی کوئی دلیل غیر مقلدین کے پاس نہیں

ہے۔ ترک حدیث ایک ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ہے۔ جو خود متعارض ہے، غیر مقلدین ایک متعارض حدیث کی بنا پر گیارہ حدیث پر عمل سے باغی ہیں۔

غیر مقلدین کا سفید جھوٹ، جھوٹ کی بھرمار:

(۱۱۸) کہ تمام صحابہ بلا استثناء ساری عمر رفع یدین کرتے رہے، جو محض جھوٹ ہے۔

(۱۱۹) کبھی کہتے ہیں کہ ہر رفع یدین پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ دیا ہے۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔

(۱۲۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو دارالعلم کوفہ میں آباد ہوئے۔ ان کی رفع یدین کی حدیث تو سناتے ہیں۔ مگر یہ بالکل نہیں بتاتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔ (طحاوی، موطاء امام محمد، ابن ابی شیبہ، بیہقی)

اور نہ ہی یہ بتاتے ہیں کہ اصحاب علی رضی اللہ عنہ (جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی) میں سے ایک بھی رفع یدین نہ کرتا تھا۔ (ابن ابی شیبہ) اور یہ بھی نہیں بتاتے تھے کہ اہل کوفہ کا عمل قدیمًا و جدیدًا ترک رفع یدین پر ہی رہا ہے (التعلیق لمجد ص ۹۱، ج ۳)۔ اور امام مروزی فرماتے ہیں: ”لأنعلم مصرًا أمصار ترکوا یا جماعہم رفع الیدین عند الخفض والرفع الاہل الکوفۃ۔“ (التعلیق لمجد ص ۹۱) یعنی اہل کوفہ میں تو ہمیشہ عمل ترک رفع یدین پر رہا، ایک مثال بھی رفع یدین کی نہیں ملتی۔ نہ اہل کوفہ صحابہ سے نہ تابعین سے نہ تبع تابعین سے۔ ہاں دوسرے شہروں میں ترک رفع یدین پر اجماع نہ تھا، کبھی کبھار کوئی کر ہی بیٹھتا تھا اگرچہ اس پر فوراً اعتراض ہو جاتا۔

غیر مقلدین کی خیانت و منافقت:

سنن ابی داؤد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث اثبات رفع یدین کی نقل کی حالانکہ ان کی صحیح حدیث بخاری ص ۱۱۰، ج ۱۔ صحیح مسلم ص ۱۶۸، ج ۱۔ جامع ترمذی ص ۶۴، پر موجود ہے جس میں رفع یدین کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہاں رفع یدین کا ذکر کرنے والا راوی یحییٰ بن

ایوب ہے جو ضعیف ہے۔ (میزان)

اس لئے حفاظ کے خلاف اس کی یہ حدیث منکر ہے۔ اس منکر حدیث کو تو ذکر کیا مگر اس میں بھی ساری عمر رفع یدین کا ذکر نہیں۔ ہاں اس کے بعد ابو داؤد میں ہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی احادیث تھیں جن کو نقل ہی نہیں کیا۔ خیانت اہل حدیث کی نشانی نہیں بلکہ منافق کی علامت ہے۔ اور پھر سنن نسائی سے حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی ضعیف حدیث رفع یدین کی نقل کر دی جس میں رفع یدین کے باقی رہنے کا کوئی ذکر نہیں۔ ہاں اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی حدیث کو چھوڑ دیا۔ یہ ایسا ہی دھوکہ ہے جیسے کوئی عیسائی بیت المقدس والی حدیث نقل کر دے اور بیت اللہ والی کا نام نہ لے۔

اور ایک جھوٹ غیر مقلدین یہ بھی بولتے ہیں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ رفع یدین کرتے تھے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ نہ جزء رفع یدین میں یہ تعداد مذکور ہے نہ ہی وہ رسالہ قابل اعتماد ہے۔ یہ بات حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی دوسری آمد کے ضمن میں ہے جب کہ ابو داؤد میں دوسری آمد کے وقت صرف تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کا ذکر ہے۔

رفع یدین کے نسخ کی بحث:

غیر مقلدین نے بعض علماء کے نامکمل حوالے نقل کر کے آخر میں ملا علی قاری رحمہ اللہ حنفی کا نعرہ حق کا عنوان لکھ کر موضوعات کبیر کے حوالے سے رفع یدین نہ کرنے کی سب حدیثیں باطل ہیں۔ اپنے خیال میں میدان فتح کر لیا ہے لیکن یہ اتنا بڑا فریب ہے جس کی مثال کسی کافر کی کتاب میں بھی نہیں ملی۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس قول کی پرزور تردید فرمائی ہے اور پوری چوبیس سطروں میں ترک رفع یدین کی احادیث ذکر کی ہیں۔ بلکہ رفع یدین کو منسوخ ثابت کیا ہے۔

یہ جھوٹی روایات پڑھ کر سن کر ان کی فطرت ایسی جھوٹی ہو گئی ہے کہ اب وہ سچ کو برداشت ہی نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ خانہ خدا میں بیٹھ کر ترک رفع یدین کی (اور دیگر) تمام صحیح احادیث

کا پوری جرأت سے انکار کرتے ہیں۔ اور منکرین حدیث سے بڑھ کر احادیث کا مذاق اڑاتے ہیں۔
(۱۲۱) مولوی محمد یوسف جے پوری حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۴، پر لکھتے ہیں۔ تصدیق احادیث رفع یدین قبل رکوع و بعد رکوع۔ (ہدایہ ص ۳۸۳، ج ۱، شرح وقایہ ص ۱۰۲) یہ دونوں حوالے محض جھوٹ ہیں۔
(۱۲۲) نماز التصحیح الاسناد۔ ص ۳۸۶، ج ۱۔ صاف جھوٹ اصل عربی عبارت پیش کرو۔
(۱۲۳) رفع یدین کرنے کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع کے قوی ہیں۔ (ہدایہ ص ۳۸۹، ج ۱) بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۲۴) رفع یدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ (شرح وقایہ ص ۱۰۲، ہدایہ ص ۳۸۶، ج ۱) بالکل جھوٹ۔

(۱۲۵) حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے رفع یدین صحیح ثابت ہے۔ (ہدایہ ص ۳۸۶، ج ۱) بالکل جھوٹ۔

(۱۲۶) جو رفع یدین کرے اس سے مناقشہ حلال نہیں (ہدایہ ص ۳۸۹، ج ۱) بالکل جھوٹ۔
نوٹ: مندرجہ بالا سوالات میں سے سوال نمبر ۱۲۱ تا ۱۲۶، میں جو حوالے دیئے گئے ہیں وہ ہدایہ اور شرح وقایہ کے ہیں۔ یہ دونوں کتابیں عربی میں ہیں ان کے متن کی اصل عربی پیش کریں جس کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے؟ تو ہم فی عبارت ایک سورپیہ انعام دیں گے۔

حضرات گرامی! ایک ہی مسئلہ میں اتنے جھوٹ اور فریب آپ کسی اور فرقہ میں نہیں دکھا سکتے۔
افسوس: افسوس ہے کہ یہ سب کچھ قرآن و حدیث کے نام پر ہو رہا ہے۔ ہمارے جو دوست ان کے جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ فرقہ قرآن و حدیث کا خادم ہے وہ ان کے جھوٹ اور فریب پر غور و فکر کریں، جو قرآن و حدیث کے نام پر ہو رہا ہے۔ محمد امین عفی عنہ

(۱۲۷) رکوع سے پہلے ایک تکبیر ہے یا دو۔ اگر غییر مقلد وہ تکبیریں کہیں، ایک رفع یدین، کے ساتھ دوسری رکوع کے ساتھ، تو یہ حدیث کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ حدیث بخاری میں چار

رکعت کی بائیس تکبیریں مذکور ہیں۔

(۱۲۸) اگر ایک تکبیر ہے تو وہ صرف رکوع کی ہے، ”کبر عن کل خفض و دفع“ یہی لئے اس کو تکبیر انتقال کہتے ہیں تو رفع یدین بغیر تکبیر کے رہ گئی۔ بغیر ذکر کے ہاتھ اٹھانا کوئی عبادت نہیں۔

(۱۲۹) رکوع کا ذکر ایک مرتبہ کہنا جائز ہے یا نہیں، کیونکہ کہ بخاری و مسلم میں تعداد کا کوئی ذکر نہیں

(۱۳۰) کم از کم تین مرتبہ کہنے کی حدیث ضعیف ہے۔ عون کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں اور

اسحاق بن یزید مجہول ہے۔

(۱۳۱) دس مرتبہ پڑھنے کی روایت نسائی میں ہے وہ بھی ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں وہیب بن

مانوس مستور ہے۔

(۱۳۲) آپ ﷺ نے حکم صرف سبحان ربی العظیم کا دیا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۱۳۳) اگر کوئی رکوع میں بھول کر کوئی ذکر بھی نہ کرے تو نماز جائز ہے۔ (نساء مترجم ص ۳۵۰، ج ۱)

(۱۳۴) اگر کوئی بھول کر رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لے تو سجدہ سہولاً لازم ہوگا یا نماز باطل ہوگی۔

(۱۳۵) نسائی مترجم ص ۳۴۹، ج ۱، ابوداؤد مترجم ص ۳۴۰، ج ۱، پر رکوع کا ذکر بلند آواز سے

پڑھنا آیا ہے۔ اس پر آپ کا عمل کیوں نہیں۔

(۱۳۶) آپ جو ہمیشہ رکوع کے اذکار آہستہ پڑھتے ہیں اس کی صریح حدیث کہاں ہے۔

(۱۳۷) رکوع میں قرآن پڑھنا منع ہے کسی نے بھول کر کوئی آیت پڑھ لی تو سجدہ سہولاً لازم ہوگا یا

نماز باطل ہوگی۔

(۱۳۸) نسائی شریف میں رکوع کے چھ قسم کے اذکار ہیں۔ کیا آپ ﷺ نے سب پر عمل

مواظبت فرمائی یا کسی ایک پر بھی مواظبت نہیں فرمائی۔ ہمیں کیا حکم دیا۔

(۱۳۹) حکیم محمد صادق سیالکوٹی نے رکوع کی چوتھی دعاء بحوالہ بخاری و مسلم ذکر کی ہے۔ حالانکہ وہ

نہ بخاری میں ہے۔ نہ ہی مسلم میں۔ اگر ہے تو پیش کریں؟

(۱۴۰) رکوع سے اٹھتے وقت امام ذکر بلند آواز سے مقتدی و منفرد آہستہ کہیں، اس فرق کی کیا دلیل ہے۔ پیش کریں؟

(۱۴۱) بعض غیر مقلدین قومہ میں ہاتھ باندھتے ہیں، اور بعض چھوڑ دیتے ہیں دونوں کس حدیث پر عامل ہیں۔

(۱۴۲) مقتدی کا قومہ کی دعاء بلند آواز سے پڑھنا نسائی شریف میں موجود ہے، غیر مقلدین کا عمل اس کے خلاف ہے۔

(۱۴۳) قومہ کے اذکار فرض ہیں یا واجب یا سنت، صریح حکم حدیث میں دکھائیں۔

(۱۴۴) سجدوں کی تکبیرات تسبیحات امام بلند آواز سے کہتا ہے، مقتدی، منفرد آہستہ سے کہتے ہیں یہ فرق کس حدیث میں ہے۔

(۱۴۵) سجدہ کی تسبیحات کتنی مرتبہ پڑھنی چاہئیں، اس کی کوئی صحیح حدیث بتائیں۔

(۱۴۶) نسائی مترجم ص ۷۷، ج ۱، پر ہے کہ سجدہ میں کوئی ذکر بھی نہ کرے تو جائز ہے اس پر غیر مقلدین کا عمل نہیں۔

(۱۴۷) حکیم صادق صاحب نے سجدوں سے درجات کی بلندی کے عنوان کے تحت ایک حدیث لکھی ہے: ”علیک بکثرة السجود الخ“ حالانکہ یہ الفاظ حدیث رسول نہیں۔ صادق صاحب نے اپنی طرف سے ملا دیئے ہیں۔

(۱۴۸) سجدوں کے درمیان ہاتھ باندھے یا کھلے رکھے تو کہاں رکھے۔ صاف صریح حدیث پیش کریں۔

(۱۴۹) مسند احمد ص ۳۱۷، ج ۴، پر گھنٹوں پر ہاتھ رکھنے کا ذکر ہے مگر ساتھ ہی اشارہ سبابہ بین السجدتین ہے۔ جس پر آپ کا عمل نہیں۔

(۱۵۰) بین السجدتین جو ذکر آپ آہستہ آواز سے پڑھتے ہیں، اس کے آہستہ پڑھنے کی کون سی

حدیث ہے۔

(۱۵۱) یہ ذکر بین السجدتین فرض ہے، واجب ہے، یا سنت۔ اگر کوئی نہ پڑھے تو نماز اس کی ناقص ہوگئی، یا باطل۔

(۱۵۲) امام بیہقی ص ۲۲۲، ج ۲، اور فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۴۸، ج ۱، پر احادیث اور ائمہ اربعہ سے ثابت کیا ہے کہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق ہے۔ غیر مقلدین ان احادیث اور اجماع کے خلاف محض قیاس سے کہتے ہیں کہ مرد عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔

(۱۵۳) رکوع و سجدہ کے اذکار عربی میں کہنا ضروری ہیں اگر کوئی اور زبان میں کہے تو پھر اس کی نماز ناقص ہوگی یا باطل۔

(۱۵۴) ایک شخص ایک سجدہ کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا، دوسری رکعت کے رکوع میں یاد آیا، اب وہ نماز کس طرح پوری کرے۔

غیر مقلدین باغی سنت ہیں:

فتاویٰ علماء اہلحدیث ص ۳۰۶، ج ۴، پر لکھا ہے کہ سجدوں کے وقت رفع یدین کرنے کی حدیث بلا شک صحیح ہے، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر کا فعل ہے۔ بلاشبہ اس کا عامل مردہ سنت کو زندہ کرنے والا، اور مستحق اجر و شہید کا ہے۔ غیر مقلدین اس سنت سے باغی ہیں۔

(۱۵۵) وتر کے قومہ میں دعاء کی طرح ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھنا، اور منہ پر ہاتھ پھیر کر سجدہ کرنا کس حدیث میں ہے۔

جلسہ استراحت اختراع غیر مقلدین ہے:

(۱۵۶) کیا کسی صحیح صریح حدیث میں ہے کہ جلسہ استراحت سنت مؤکدہ ہے؟

(۱۵۷) کیا جلسہ استراحت میں کوئی ذکر بھی مسنون ہے؟ ”اقم الصلوٰۃ لذكری“ کے خلاف

ہے یا نہیں۔

(۱۵۸) کیا جلسہ استراحت کے بعد تکبیر کہہ کر اٹھنا بھی کسی حدیث سے ثابت ہے؟ جب ثابت ہی نہیں تو یہ سنت یا مستحب نہ ہوا، کیونکہ یہ خفض واقع میں تکبیر ہے۔ (بخاری شریف) اور تکبیرات کی تعداد بائیس ہے۔

(۱۵۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کا حکم دیا۔ (بخاری ص ۹۸۶، ج ۱)
حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری قوم کو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ سکھایا اس نے پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین سکھائی اور نہ ہی جلسہ استراحت سکھایا۔ (مسند احمد ص ۳۴۳، ج ۵)
امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے۔

حضرت نعمان بن ابی عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کی، ان میں سے کوئی بھی جلسہ استراحت نہیں کرتا تھا۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ، ابن عمیر رضی اللہ عنہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، کوئی بھی جلسہ استراحت نہ کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۴، ج ۱)

ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھے عمرو بن سلمہ کے علاوہ کسی کو جلسہ استراحت کرتے نہیں دیکھا۔ (بخاری ص ۱۱۳، ج ۱)

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، اور ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی جلسہ استراحت کے قائل نہ تھے۔ (تمہید، کتاب الحجہ ص ۳۱۷، ج ۱)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنت یہی ہے کہ جلسہ استراحت نہ کرے سیدھا کھڑا ہو، ہاں بڑھاپے وغیرہ کے عذر سے کوئی سیدھا نہ اٹھ سکے تو وہ باعث عذر جلسہ استراحت کر کے اٹھا۔ (کتاب الحجہ ص ۳۱۵، ج ۱)

ناصر البانی غیر مقلد جس کا ذکر فتاویٰ علماء اہلحدیث ص ۱۷۶، ج ۳، پر ہے، وہ بھی فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت مشروع نہیں، صرف حاجت کے لئے ہے۔ (ارداء الغلیل ص ۸۳، ج ۲)

(۱۶۰) مولوی یوسف نے حقیقۃ الفقہ ص ۱۹۵، پر جو لکھا ہے کہ جلسۂ استراحت نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے (شرح وقایہ ص ۱۰۱) یہ بالکل جھوٹ ہے۔ شرح وقایہ کے متن کی اصل عبارت پیش کرو اور ایک صد روپیہ انعام لو؟

(۱۶۱) شیخ ناصر البانی غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہر رکعت تعویذ سے شروع کرو۔ (صفۃ صلوٰۃ النبوی ص ۱۳) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس حدیث سے ثابت ہے۔

(۱۶۲) دو رکعت کے بعد قعدہ فرض ہے، واجب ہے یا سنت، اگر بھول کر آدمی کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا ہوگا یا نہیں۔

درمیانی اور آخری قعدہ پر غور کرو:

(۱۶۳) وتر کی نماز میں جو غیر مقلدین یہ تشہد میں نہیں بیٹھتے، وہ فرض کے تارک ہیں یا سنت کے یا واجب کے؟

(۱۶۴) حکیم صادق نے جو حدیث وتر کے بارہ میں ”لا یقعد“ والی لکھی ہے، اس میں سیبان ضعیف ہے، ابان منفرد ہے، قتادہ مدنس ہے۔ اور مستدرک کے اکثر نسخوں میں یہ روایت سرے سے موجود ہی نہیں، اسلئے مولوی عبدالرؤف غیر مقلد کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ اس روایت کا ان الفاظ سے مروی ہونا محل نظر ہے۔ (حاشیہ صلوٰۃ الرسول ص ۳۹۱) امام بیہقی نے بھی اس کو خطا قرار دیا ہے۔ ص ۲۸، ج ۳۔ البانی بھی شاذ کہتے ہیں۔ (ارداء الغلیل)

(۱۶۵) ایک شخص نے بھول کر درمیانی قعدہ میں تشہد کے بجائے الحمد شریف پڑھ لی اور تیسری رکعت میں کھڑے ہو کر یا ایا اب موافق حدیث وہ نماز کس طرح پوری کرے۔

(۱۶۶) درمیانی قعدہ میں تشہد فرض ہے یا سنت، اور کہاں تک پڑھے۔ شیخ البانی کہتے ہیں کہ درود بھی پڑھے۔ اور عبد اللہ روپڑی کہتے ہیں کہ درود نہ پڑھے، کس کا مسئلہ حدیث کے موافق ہے۔ کس پر عمل کیا جائے۔

(۱۶۷) آخری قعدہ فرض ہے یا واجب یا سنت، اگر کوئی آخری قعدہ چھوڑ کر پانچویں رکعت میں کھڑا ہو گیا اب وہ کیا کرے۔

(۱۶۸) آخری قعدہ کر کے تشهد پڑھ کر بھول کر پانچویں رکعت میں کھڑا ہو گیا۔ اب وہ نماز کس طرح پوری کرے۔

(۱۶۹) آخری قعدہ میں تشهد پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت۔

(۱۷۰) نسائی شریف مترجم ص ۴۲۴، ج ۱، پر تقریری حدیث میں تشهد بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے، آپ کا اس پر عمل نہیں؟

(۱۷۱) اگر آخری قعدہ میں بھول کر تشهد کی جگہ فاتحہ پڑھ کر سلام پھیر دیا اب کیا کرے۔

(۱۷۲) آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا فرض ہے، یا واجب یا سنت۔

درود ابراہیمی پر بحث:

(۱۷۳) کیا صحاح ستہ کی کسی صحیح حدیث میں صراحت ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی ہی خاص ہے۔

نسائی مترجم ص ۴۲۴، ج ۱، کی تقریری حدیث سے درود کا جہراً پڑھنا ثابت ہے آپ کا عمل کیوں نہیں؟

(۱۷۴) آپ کا امام، مقتدی منفرد، سب نماز میں درود آہستہ پڑھتے ہیں۔ اس کی صریح حدیث

پیش فرمائیں۔

(۱۷۵) اگر کوئی شخص درود پڑھے بغیر سلام پھیر دے تو اب نماز دوبارہ پڑھے یا کیا؟

(۱۷۶) کوئی شخص درود ابراہیمی کے بجائے کوئی اور ماثورہ درود پڑھ لے، تو نماز پر کیا اثر پڑے گا۔

(۱۷۷) درود کے بعد دعاء مانگنا فرض ہے یا واجب یا سنت۔ صریح حکم حدیث سے دکھائیں۔

(۱۷۸) یہ دعاء عربی میں ضروری ہے۔ یا غیر ماثورہ دعاء بھی مانگ سکتا ہے، حدیث سے جواب دیں۔

(۱۷۹) نسائی مترجم ص ۴۲۴، ج ۱، کی تقریری حدیث سے اس دعاء کا بلند آواز سے مانگنا ثابت

ہے جس کو آپ نے چھوڑ رکھا ہے۔

(۱۸۰) اگر کوئی شخص یہ دعاء ہاتھ اٹھا کر مانگے تو کس حدیث سے اس کو منع کیا جائے یا کس سے ثابت کیا جائے۔

سلام پر بحث:

(۱۸۱) نماز کے آخر میں دونوں طرف سلام پھیرنا فرض ہے یا واجب ہے یا سنت۔

(۱۸۲) امام، مقتدی اور منفرد سلام کے وقت دل میں کیا نیت کریں۔

(۱۸۳) امام بلند آواز سے مقتدی و منفرد آہستہ آواز سے سلام پھیریں۔ یہ صراحت کس حدیث

میں ہے۔

(۱۸۴) فتاویٰ علماء اہلحدیث ص ۲۱۴، ج ۳، پر ہے۔ نماز فرض و سنت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء

کر سکتے ہیں اس پر قوی، فعلی، اور اثری بہت سی دلیلیں ہیں اور عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں۔ آج کل غیر مقلدین ان قوی، فعلی دلیلوں سے باغی ہو کر دعاء کا صاف انکار کر گئے ہیں۔

(۱۸۵) کسی غیر عورت سے بوس و کنار کر کے نماز پڑھ لے سب کچھ معاف ہو جاتا ہے۔ (بخاری

شریف ص ۷۵، ج ۱) کیا آپ اپنی صاحبزادیوں کو اس پر عمل کرنے، کروانے کی اجازت دیتے ہیں۔

(۱۸۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عورت سامنے سے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (مسلم ص ۱۹۷،

ج ۱) مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے

وقت ان کے پاؤں بھی دباتے۔ (مسلم ص ۱۹۸، ج ۱)

(۱۸۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائضہ عورت سامنے ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (ابوداؤد: ص ۲۸۳

مترجم ج ۱) حضرت عائشہؓ حالت حیض میں سامنے لیٹتی۔ (ابوداؤد ص ۲۸۳، ج ۱) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حیض

میں پہلو میں۔ (بخاری ص ۷۴، ج ۱، مسلم ص ۱۹۸، ج ۱)

(۱۸۸) عورتیں نماز میں امام کی شرمگاہ کو دیکھتی رہیں تو ان کی نماز نہیں ٹوٹی۔ (بخاری ص ۲۹۰، ج ۲)

اگر مرد، عورت کی شرمگاہ دیکھ لے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۸۹) حضور ﷺ نماز میں بیوی کے پاؤں کو ہاتھ لگالتے، آپ ﷺ نماز پڑھتے تو بیوی آپ ﷺ کی پنڈلیوں کو ہاتھ لگالتی تو نماز نہ ٹوٹتی۔ اگر نمازی عورت کے کسی اور حصے کو ہاتھ لگالے تو نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۰) آپ ﷺ نماز سے پہلے بیوی کا بوسہ لیتے، اس سے وضو نہ ٹوٹتا، اگر مرد نماز پڑھتی عورت کا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔ جواب حدیث صریح سے دیں۔

(۱۹۱) اگر اسکے برعکس مرد نماز پڑھ رہا تھا عورت نے بوسہ لیا تو مرد کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۲) نمازی کی نظر اپنی شرمگاہ پر پڑ گئی تو نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۳) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے گود میں پیشاب کر دیا نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۴) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے دودھ چوسنا شروع کر دیا نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۱۹۵) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گدھا سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (مسلم: ص ۱۹۷، ج ۱) لیکن آپ ﷺ خود نماز پڑھائی تو سب کے سامنے گدھی چر رہی تھی۔ (مسلم ص ۱۹۶، ج ۱، ابوداؤد و نسائی) بلکہ آپ ﷺ نے گدھے پر نماز ادا فرمائی۔ یہ قول و فعل کا تضاد کیوں ہے۔

(۱۹۶) آپ ﷺ نے فرمایا کہ کتا سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (مسلم ص ۱۹۷، ج ۱) لیکن آپ ﷺ نماز پڑھاتے رہے اور کتیا سامنے کھلتی رہی، اور ساتھ گدھی بھی تھی، دونوں کی شرمگاہ ہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔

(۱۹۷) آنحضرت ﷺ پر حالت نماز میں اونٹنی کا بچہ دان ڈال دیا گیا۔ اس پر باب یوں باندھتے ہیں۔ جب نماز کی پیٹھ پر پلید یا مردار (نماز میں) ڈال دیا جائے تو نماز نہیں بگڑے گی۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز کے اندر اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اس کپڑے کو اتار کر ڈال دیتے، اور نماز پڑھ جاتے۔ اور سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اور عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ لے، اور اس کے کپڑے میں خون لگا ہو یا منی لگی ہو تب بھی نماز نہ لوٹائے۔ (بخاری مترجم ص ۱۹۶، ج ۱، باب نمبر ۱۶۷)

(۱۹۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نو اسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہن کو اٹھا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم) اس حدیث کی شرح میں علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکی یا کسی اور پاک جانور کا فرض یا نفل میں اٹھانا درست ہے، اور امام و مقتدی اور منفرد سب کیلئے جائز ہے اور مالکیہ نے اس کا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہ لغو ہے، کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور امامہ رضی اللہ عنہن کو اٹھائے ہوئے تھے۔

بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ بعض نے کہا کہ ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا۔ مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہے کہ قواعد شرعیہ کے یہ امر خلاف نہیں کیونکہ آدمی پاک ہے اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجھنا چاہئے جب تک نجاست پر کوئی دلیل نہ ہو۔ (حاشیہ صحیح مسلم ص ۱۱۷، ۱۱۸، ج ۲)

(۱۹۹) آپ کے مذہب میں کتا اور خنزیر پاک ہیں (عرف الجادی ص ۱۰) پھر ان کو اٹھا کر نماز پڑھنا کس حدیث کے خلاف ہے۔

(۲۰۰) آپ کے مذہب میں تو نمازی جس چیز کو اٹھائے اس کا پاک ہونا بھی ضروری نہیں۔ (بدور الابلہ) آپ کے نزدیک تو کتا اور خنزیر پیشاب پاخانے میں لٹ پت ہو تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (۲۰۱) ماں نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے اوڑھنی کھینچ لی تو نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔

(۲۰۲) حدیث کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جو یس مارا کرتے تھے۔ (ص ۳۶۷، ۳۶۸، ج ۲)

(۲۰۳) حدیث کی کتاب میں ہے کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، حکم رحمۃ اللہ علیہ، عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی سرے سے تکبیر تحریمہ ہی نہ کہے تو نماز جائز ہے۔ (عبدالرازق ص ۷۲، ۷۳، ج ۲)

(۲۰۴) حدیث کی کتاب میں ہے کہ عطاء نے کہا: ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ نہ پڑھے تو بھی نماز جائز ہے۔ (عبدالرازق ص ۷۸، ج ۲)

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکیلا آدمی بھی سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے تو نماز نہ دہرائے۔ (ص ۹۵، ج ۲)

(۲۰۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی پہلی رکعت میں فاتحہ نہ پڑھی اور سجدہ سہو کر لیا۔ (ص ۱۲۳، ج ۲) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، اور حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کوئی تشہد نہ پڑھے تو نماز درست ہے۔ (ص ۲۰۵، ج ۲) حضرت ابو برزہ اسلمی خمر کو ہاتھ میں پکڑ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ (ص ۲۶۲، ج ۲) (۲۰۶) نمازی لاٹھی سے جانور کو بھگا دے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ص ۲۶۲، ج ۲) (۲۰۷) نمازی نماز میں کنکریاں جمع کر کے یا لکیریں لگا کر گنتی کرتا رہے تو کوئی مضائقہ نہیں (ص ۳۲۹، ج ۲) حضرت سعید جبیر رضی اللہ عنہ نقل نماز میں پانی وغیرہ پی لیا کرتے تھے۔ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بھی جائز کہتے تھے۔ (ص ۳۳۳، ج ۲)

(۲۰۸) حرام زادہ نماز میں امام بن سکتا ہے۔ (ص ۳۹۶، ۳۹۷، ج ۲)

(۲۰۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد نبوی کچی تھی یا پکی۔

(۲۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کا نام مسجد قدس رکھا تھا، یا مسجد مبارک یا مسجد اہل حدیث۔

(۲۱۱) علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے مسجد میں محراب بنانا خلاف سنت ہے۔ اب اکثر لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا ہے الا ماشاء اللہ ایک جماعت اہل حدیث نے چند مسجدیں سنت کے مطابق بنوائی ہیں جن میں نہ محراب ہے نہ منبر۔ (لغات الحدیث: ص ۴۴، کتاب الحاء)

(۲۱۲) احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد کافرش کچا تھا، پیشانی پر مٹی لگ جاتی تھی۔ کیا مسجد کا پکا کافرش بنانا حدیث میں صراحۃً آیا ہے۔

(۲۱۳) کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں صفیں اور ان پر قالین بچھوائے تھے۔

(۲۱۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے کتنے مینار بنوائے تھے، ان کی بلندی کتنی تھی۔

(۲۱۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے ساتھ کتنے استنجاء خانہ اور کتنے غسل خانے بنوائے تھے۔

(۲۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کی جگہ مسجد میں کس طرف بنوائی تھی۔

(۲۱۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کس قسم کا پنکھا لگوا یا تھا۔

(۲۱۸) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہے، مسجد میں گھنٹی والے گھڑی لگانے

کا حدیث میں کیا حکم ہے۔

(۲۱۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کیا کرتے تھے اس سے زیادہ پانی خرچ کرنا

اسراف ہے یا نہیں۔ ذرا سوچ سمجھ کر بتلائیں۔

(۲۲۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے۔ غسل میں اس سے زیادہ پانی خرچ

کرنا اسراف ہے یا نہیں۔

(۲۲۱) مد اور صاع کی مقدار ہمارے وزن کے موافق حدیث سے کتنی ثابت ہے۔

(۲۲۲) قرآن و حدیث سے عام مکان اور مسجد میں ماہ الامتیاز کیا کیا چیزیں ثابت ہیں۔

(۲۲۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتنی روشنی ہوتی تھی، اس سے زائد روشنی اسراف ہے یا نہیں۔

(۲۲۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حبشیوں نے جنگلی کھیل کھیلا تھا۔ اب آپ کی مسجد میں یہ سنت

زندہ ہے یا مردہ۔

(۲۲۵) آپ نے جو تادونوں پاؤں کے درمیان رکھنے کا حکم دیا تھا۔ جو لوگ مسجد سے باہر جوتے

اتارتے ہیں، یا آگے رکھتے ہیں، وہ اس حدیث کے مخالف ہیں یا نہیں۔

(۲۲۶) کیا جس طرح حدیث میں: ”من رغب عن سنتی فلیس منی“ آیا ہے اسی طرح کسی

حدیث میں: ”من رغب عن حدیثی فلیس منی“ بھی آیا ہے۔

(۲۲۷) جس طرح حدیث میں: ”من احب سنتی فقد احبنی“ آیا ہے۔ کیا کسی حدیث میں

: ”من احب حدیثی فقد احبنی“ بھی آیا ہے۔

(۲۲۸) کیا جس طرح حدیث میں: ”علیکم بسنتی“ آیا ہے، کسی حدیث میں: ”علیکم

بحديثی ”بھی آیا ہے۔

(۲۲۹) جس طرح سنت پر عمل کرنے کا ثواب سوشہید کے برابر حدیث میں آیا ہے کیا کسی حدیث میں حدیث پر عمل کرنے کا ثواب بھی آیا ہے۔

(۲۳۰) جس طرح حدیث میں سنت اور حدیث کا الگ الگ ہونا آیا ہے کیا کسی حدیث میں حدیث اور سنت کا ایک ہونا بھی آیا ہے۔

(۲۳۱) جس طرح صحیح مسلم ص ۱۰، ج ۱، پر حدیث کا نام لے کر گمراہ کرنے والوں پر فتنہ ڈالنے والوں کو کذاب کہا ہے، کیا کسی حدیث میں سنت کے عاملین کو بھی ایسا کہا گیا ہے۔

(۲۳۲) غنیۃ الطالبین میں ایک حدیث میں شیطان کے بچے کا نام ’حدیث‘ آیا ہے۔

(۲۳۳) حدیث میں اجماع کے منکر کو گمراہ و دوزخی کہا گیا ہے کیا کسی حدیث میں اجماع کے ماننے والوں کو بھی دوزخی اور گمراہ کہا گیا ہے۔

(۲۳۴) جس طرح قرآن و حدیث میں فقہ کی تعریف ہے، کیا کسی آیت یا حدیث میں فقہ کی مذمت ہے۔

(۲۳۵) منکرین حدیث سے سوالات کرتے ہیں معاذ اللہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل میں تضاد تھا۔ اس تضاد کو اپنے قیاس سے نہیں احادیث سے رفع فرمائیں تاکہ لوگ حدیث سے بدظن نہ ہوں، آپ کا حکم تھا کہ رفع حاجت کے وقت نہ قبلہ کی طرف پشت کرو نہ منہ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود قبلہ رو ہو کر قضائے حاجت فرما رہے تھے۔

(۲۳۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ تین سے کم پتھروں سے استنجاء نہ کرو مگر خود دو پتھروں سے کیا۔

(۲۳۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بیوی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرماتے تھے مگر خود اپنی بیوی کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرما لیتے تھے۔

(۲۳۸) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے تھے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

مگر خود گوشت کھا کر وضو نہیں کرتے تھے۔

(۲۳۹) آپ ﷺ کا حکم تو یہ تھا کہ جنبی شخص وضو کر کے سوئے، مگر خود پانی کو چھوئے بغیر سو جایا

کرتے تھے۔

(۲۴۰) آپ ﷺ صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے کا حکم دیتے تھے، مگر خود اندھیرے میں

پڑھتے تھے۔

(۲۴۱) آپ ﷺ عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے، مگر خود نماز پڑھتے تھے۔

(۲۴۲) آپ ﷺ لوگوں کو نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، اور خود

گوشہ چشم سے دائیں بائیں دیکھا کرتے تھے۔

(۲۴۳) آپ ﷺ جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر جانے سے منع فرمایا کرتے تھے، مگر خود گھوڑے

پر سوار ہو کر جاتے تھے۔

(۲۴۴) آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے جو روزہ کی حالت میں سینگ لگوائے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا

ہے مگر خود روزہ میں سینگ لگوائی۔ یہ سوالات ترمذی میں موجود ہیں، ان کے جوابات آپ صریح

حدیث کے حوالہ سے پیش کریں۔

(۲۴۵) آنحضرت ﷺ نے جس طرح اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اہل قرآن فرمایا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

کیا کسی صحیح حدیث میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو اہل حدیث فرمایا تھا۔

(۲۴۶) مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی عنایت اللہ اثری مرزائیوں کے پیچھے نماز کو جائز بھی

کہتے تھے اور نماز پڑھ بھی لیتے تھے، یہ کس حدیث پر عمل تھا۔ (فیصلہ مکر الجراہلینغ)

(۲۴۷) آنحضرت ﷺ نے بنو قریظہ کے راستہ میں عصر پڑھنے والوں میں دونوں میں سے

کسی کے اجتہاد کو غلط نہ فرمایا نہ کسی پر اعتراض کیا، غیر مقلدین کس حدیث کی بنا پر مجتہدین کو شیطان

کہتے ہیں۔

(۲۴۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق مجتہد کو ہر حال میں اجر ملتا ہے، صواب پر

دو خطا پر ایک، پھر مجتہدین کو گالیاں دینا کس حدیث پر عمل ہے۔

(۲۴۹) مولوی یوسف غیر مقلد حقیقۃ الفقہ میں فرماتے ہیں گردن کا مسح بدعت ہے اور اس کی

حدیث موضوع ہے۔ (ہدایہ ص ۱۸، و ۱۹۳، ج ۱)

حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۵۰) دیگر ص ۱۹۴، پر لکھتے ہیں کہ عمامہ پر مسح جائز ہے۔ (ہدایہ ص ۱۰، ج ۱) حالانکہ ہدایہ کی اصل

عبارت (عربی) یہ ہے ”لایجوز المسح علی العمامۃ“ پگڑی پر مسح جائز نہیں ہے۔

(۲۵۱) دیگر ص ۲۰۰، پر لکھتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطریق کثیرہ ہیں اور صحیح

ہیں (ہدایہ ص ۱۴۲، ج ۱، شرح وقایہ ص ۵۷) اور ص ۲۰۱، پر لکھتے ہیں کہ تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف

اور موقوف ہیں (ہدایہ ص ۱۴۲، ج ۱، شرح وقایہ ص ۵۶) یہ چاروں جھوٹ ہیں، ہدایہ میں تو لکھا ہے کہ تیمم دو ضرب

ہے، ایک چہرے کیلئے اور دوسری دونوں بازوؤں کیلئے۔ یہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

پھر ص ۲۴، لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دوام غلّس میں تھا۔ (ہدایہ ص ۲۹۲، ج ۱) اصل عربی

عبارت یہ ہے: ”ویستحب الاسفار بالفجر لقوله عليه السلام لنروا بالفجر فانه اعظم للاجر“

اور مستحب ہے روشنی میں فجر کی نماز پڑھنا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی ہے کہ فجر کی نماز خوب روشنی میں

پڑھو اس کا ثواب بہت ہے۔

نیز لکھتے ہیں کہ ترجیع حدیث سے ثابت ہے۔ (ہدایہ ص ۲۹۲، ج ۱) حالانکہ ہدایہ میں اس کے برعکس

(یوں) ہے، ”لا ترجیع فیہ لنا انہ لا ترجیع فی المشاہیر“ یعنی اذان میں ترجیع نہیں، کیونکہ احادیث

مشہورہ میں ترجیع ثابت نہیں۔

وہ لکھتے ہیں کہ اقامت ایک ایک بار ہے؟ (شرح وقایہ) حالانکہ اصل کتاب میں ہے کہ اقامت

آذان ہی کے مثل ہے، کیونکہ فرشتے نے اذان اور اقامت ایک جیسی ہی سکھائی تھی۔ اس حقیقۃ الفقہ

(جو پوری دنیا کے جھوٹ سے بھری ہوئی ہے) میں یہ جھوٹ بھی درج ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے:

(۲۵۲) سجدہ سہو، دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کرے۔ (ہدایہ ص ۸۱۴، ج ۱، شرح وقایہ ص ۱۳۹)

(۲۵۳) سجدہ سہو میں ایک سلام پھیرنے والا بدعتی ہے (ہدایہ ص ۵۸۵، ج ۱) یہ سب، جھوٹ ہیں آپ خود کتابیں اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو حیرت ہوگی کہ ان کتابوں میں ان کے برعکس لکھا ہے غلط باتوں کو ان مستند کتابوں سے منسوب کر کے عوام کو بدھو بناتے ہیں۔

(۲۵۴) تراویح آٹھ رکعت کی حدیث صحیح ہے۔ (ہدایہ ص ۵۶۳، ج ۱، شرح وقایہ ص ۱۳۳)

(۲۵۵) تراویح مع وتر حدیث سے گیارہ رکعت ثابت ہیں۔ (ہدایہ ص ۵۶۳، ج ۱، شرح وقایہ ص ۱۳۳)

(۲۵۶) تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں، اور بیس رکعت مستحب ہیں۔ (شرح وقایہ ص ۱۳۴) یہ چاروں

نمبر محض جھوٹ ہیں، وہاں صرف بیس رکعت تراویح کا ذکر ہے۔ ان چاروں عبارات کی اصل عربی متن کتاب میں دکھادیں تو یک صدر و پیہ فی عبارت انعام لیں۔

(۲۵۷) مزید لکھتا ہے کہ صبح کے فرض کے بعد سنتیں پڑھ سکتا ہے (ہدایہ ص ۵۴۲، ج ۱، شرح وقایہ ص ۸۴)

دونوں کتاب پر جھوٹ ہے، ان کی عربی عبارت، متن سے دکھانے والے کو میں دو صدر و پیہ انعام دوں گا۔ ہے کوئی مرد مجاہد جو ہمارے اس چیلنج کو قبول کر کے انعام حاصل کرے، آگے مصنف صاحب

لکھتے ہیں کہ صبح کی سنت پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ لیٹے۔ (ہدایہ شریف ص ۵۴۱، ج ۱)

بالکل جھوٹ ہے۔ ہدایہ شریف کے متن میں اصلی عربی عبارت دکھانے والوں کو یک صدر و پیہ

انعام دیا جائے گا۔

ہم عوام غیر مقلدین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے نام نہاد علماء علامہ حضرات کو مجبور کریں کہ وہ

ہمارے اس چیلنج کو قبول کریں تاکہ امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی ہو سکے، والسلام

تمت بالخیر

غیر مقلدین غیر علماء اور علماء سے سوالات

مولانا ہلال احمد صاحب ملی

آپ حضرات مختلف فیہ مسائل میں صحابہ کے اختلاف کو اور ائمہ مجتہدین کے اختلاف کو حق و ناحق کا اختلاف کہتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حق صرف ایک ہی ہے اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ مسائل کا اختلاف اس اختلاف کے ضمن میں آتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے امت انتشار، بگاڑ اور فساد میں مبتلاء ہے، نیز امت میں اختلاف ختم کتنے کا حل یہ ہے کہ امت صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کے وہ مسائل جو انہوں نے قرآن و حدیث سے استنباط کئے ہیں ان پر عمل نہ کرتے ہوئے براہ راست قرآن و سنت سے رجوع ہوں یعنی دوسرے الفاظ میں امت کو غیر مقلدیت کی دعوت دیتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیر مقلدیت سے تمام اختلاف کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور امت ایک مرکز پر آ جاتی ہے، اس نظریہ کے حامل بہت سے اہل علم ہوئے ہیں جن میں گذشتہ ادوار میں علامہ ابن حزم اندلسی خاص خصوصیت رکھتے ہیں نیز علامہ ابن تیمیہ اور علامہ ابن قیم اور امام شوکانی بھی اس نظریہ کے ماننے والے ہوئے ہیں اور زمانہ حال میں چیخ ناصر الدین البانی اس کے زبردست جارح ترجمان اور داعی ہیں، کچھ عرصہ قبل ہندوستان میں اس نظریہ کے قائل نواب صدیق حسین بھوپالی، مولوی عبد الجلیل صاحب سامرودی، مولوی وحید الزماں صاحب، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم اسی نظریہ کے علمبردار رہے ہیں اور آج کے فرقہ اہل حدیث کے علماء بھی اسی کے مدعی ہیں مذکورہ تمام غیر مقلدین اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تفریق اور اختلاف سے منع فرمایا ہے اور اس بات کے مدعی بھی ہیں کہ وہ تمام مسائل و احکام میں صرف کتاب و سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں چنانچہ جب سب اس بات کے مدعی ہیں تو بھر اس کا کھلا ہوا تقاضہ ہے کہ کم از کم ان علماء میں تفریق و اختلاف نہ ہو، مگر افسوس بھی ہے اور حسرت بھی ہے اس کے باوجود خود انہیں اتحاد و اتفاق نہ مل سکا، چنانچہ ان غیر مقلدین (جو کہ صرف قرآن و سنت کی طرف رجوع کے مدعی ہیں اور جو حق پر ہونے کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں) کے چند اختلافی مسائل ملاحظہ ہوں:

علامہ ابن حزم گانے بجانے کے آلات کو حلال و مباح قرار دیتے ہیں اور البانی حرام کہتے ہیں۔

ایک مجلس میں تین طلاق کے مسئلہ میں علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم اور شیخ البانی تینوں اس بات کے قائل ہیں کہ اس صورت میں شوہر رجعت کر سکتا ہے، لیکن علامہ ابن حزم کہتے ہیں کہ رجعت نہیں کر سکتا ہے۔

امام بخاریؒ کے نزدیک غسل میت کی وجہ سے غسل دینے والے پر غسل نہیں اور صاحب الباری نے انہی کی تقلید کی ہے، جب کہ امام شوکانی کے نزدیک غسل واجب ہے، اس کی تقلید نواب صدیق حسن خان صاحب اور مولوی وحید الزماں صاحب نے کی ہے۔

علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ مس ذکر کے بعد وضو کرنا مستحب ہے اور البانی کہتے ہیں کہ واجب ہے۔ امام شوکانی اور نواب صدیق حسن خان صاحب اس کے قائل ہیں کہ نماز میں ستر عورت شرط نہیں اور مولوی وحید الزماں صاحب اس کے قائل ہیں کہ ستر عورت نماز میں شرط ہے، بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی۔ علامہ ابن تیمیہ شراب کو نجس کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تحلیل سے طاہر نہیں ہوتی اور یہی مذہب ابن قیم کا ہے لیکن امام شوکانی اور نواب صاحب اس کو طاہر کہتے ہیں۔

نواب صاحب فرماتے ہیں کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور مولوی عبد الجلیل صاحب لکھتے ہیں کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے پہلے قول کے امام شوکانی، داؤد ظاہری اور مولوی وحید الزماں بھی قائل ہیں۔

قلتین کے مسئلہ میں علماء غیر مقلدین کے چھ (۶) مختلف اقوال ہیں۔

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ مقیم ہونے کی حالت میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں ہے اور البانی کہتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

علامہ ابن تیمیہ نے یوم عرفہ میں غسل کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول بتایا ہے تو شیخ البانی نے کہہ دیا کہ یہ بدعت ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرقہ اہل حدیث کے پیشوا تھے، ان کی مختلف تحریروں مثلاً ”اہل حدیث کا مذہب“ اور ”تفسیر ثنائیہ“ وغیرہ کو آپ حضرات اور آپ کے فرقہ کے دیگر حضرات وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں، مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی صاحب (غیر مقلد عالم) نے ثناء اللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کو جماعت اہل حدیث کے لئے ایک فتنہ قرار دیا اور کہا کہ ”مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ ہے“ نیز شیخ حسن ابن یوسف الدمشقی مدرس حرم لکھتے ہیں ”مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح احادیث اور تفاسیر

صحابہ کے مخالف ہے اور سلف صالحین اور قرون ثلاثہ کے اجماع کے خلاف ہے۔“ (فیصلہ مکہ، ص ۱۹۔
مرتبہ عبدالعزیز سیکریٹری مرکز یہ اہل حدیث لاہور)

یہ تو یقینی ہے کہ مذکورہ تمام علمائے غیر مقلد ہیں، جن کا دعویٰ یہ ہے کہ مسائل میں اس قسم کا اختلاف
حق و ناحق کا اختلاف ہے اور حق دو نہیں ہو سکتا، اس لئے برائے مہربانی درج ذیل سوالات کے
جوابات دے کر ہمیں مطمئن کیجئے۔

(۱) مذکورہ مسائل میں حق کیا ہے اور ناحق کیا ہے؟

(۲) جو علماء مذکور ہی ناحق مسائل بیان کرتے ہیں، آپ کے نظریہ کے مطابق وہ یقیناً گمراہ ہیں
، ایسے مذکورہ علماء کی فہرست پیش کیجئے تاکہ عوام ان سے بچ سکیں۔

(۳) ایسے گمراہ علماء کو غیر مقلدیت یا فرقہ اہل حدیث سے خارج کرنے کیلئے آپ کون سے
اقدامات کریں گے؟

(۴) غیر مقلدین علماء میں سے کس کے فتوے پر عمل کیا جائے، جب کہ ہر ایک کا دعویٰ یہ ہے کہ
اس کو فتویٰ قرآن و حدیث کے مطابق ہے؟

(۵) امت میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو جائے اور وہ ایک مرکز پر آجائے، اس کے لئے غیر مقلدین
کے ثنائیہ، غرباء، سلفیہ، جمعیۃ المسلمین، اہل اثر، اصحاب الحدیث وغیرہ وغیرہ میں سے کس فرقہ میں شامل
ہو جانا چاہئے؟

(۶) غیر مقلدیت پر ہونے کے باوجود بھی اختلاف ختم نہ ہو سکا برائے مہربانی کوئی نیا حل پیش
کیجئے۔

Deoband Defender

Presentative By Tahafuz-E-Sunnat
Moradabad

Shoailb Ikram Hayati Hanfi, Moradabadi

فتنہ فرق باطلہ کو سمجھنے اور سمجھانے کیلئے متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کی اہم تصنیفات

- ✽ غیر مقلدین کی غیر مستند نماز (اردو-ہندی)
- ✽ ڈاکٹر ذاکر نائیک خیالات و نظریات
- ✽ احکام نماز مع احادیث و آثار
- ✽ کیا اہل عرب غیر مقلد ہیں؟
- ✽ عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق
- ✽ چالیس مسئلوں پر چالیس حدیث
- ✽ سوال گندم جواب چنا
- ✽ تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب
- ✽ ہدایہ علماء کی عدالت میں
- ✽ حقائق الفقہ بحجاب حقیقۃ الفقہ (اول)
- ✽ فتاویٰ عالمگیری پر اعتراضات کے جوابات
- ✽ ہم اہل سنت والجماعت کیوں ہیں؟
- ✽ بہشتی زیور پر اعتراضات کے جوابات
- ✽ سرور العینین فی تکبیرات العیدین
- ✽ ننگے سر نماز غیر مقلد علماء کی نظر میں
- ✽ مسائل اربعہ غیر مقلد علماء کی نظر میں
- ✽ بیس رکعت تراویح کا ثبوت
- ✽ نماز کے بعد دعا کا ثبوت
- ✽ اہل حدیث اور انگریز
- ✽ شادی کی پہلی دس راتیں
- ✽ غیر مقلد مناظر کا غیر مقلدیت سے توبہ
- ✽ مقلدین کا اصلی چہرہ
- ✽ غیر مقلدین کے قرآن و حدیث کے خلاف ۵۰ مسائل حضرت مولانا مہدی حسن رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا عبید اللہ اسعدی صاحب حفظہ اللہ
- ✽ حضرت مولانا عبید اللہ اسعدی صاحب حفظہ اللہ
- ✽ حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب حفظہ اللہ
- ✽ حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب حفظہ اللہ
- ✽ حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب حفظہ اللہ
- ✽ حضرت مولانا نور محمد تونسوی حفظہ اللہ
- ✽ حضرت مولانا نور محمد تونسوی حفظہ اللہ
- ✽ حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا سید مشتاق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ حضرت مولانا بشیر احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
- ✽ یکے از خدام اہل حدیث
- ✽ جمیل عبد اللہ ہاشمی حفظہ اللہ
- ✽ حضرت مولانا مفتی ممتاز احمد حفظہ اللہ



MAKTABA SAFDARIYA DEOBAND

Mob: 09808452070/8881030588/09322471046

Email: msislam829@gmail.com